

تاجدارِ شادِ حینِ بخاری

امام بدرالدین عینی

حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مفتی محمد عنایت اللہ قادری سا نگلہ ہل
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام شارح بخاری امام عینی
مولف ڈاکٹر محمود احمد ساقی
طبع اول اگست 2004
پروف ریڈنگ حافظ عبدالغفار
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور
مسلم کتابوی
لاہور

نوری کتب خانہ
لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوگی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی حنفی

کنیت: ابو النشاء، ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن۔ امام عینی ۲۶ رمضان ۷۶۲ھ کو مصر کے عین تاب نای
شہر میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی
ہے۔

عین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز
و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی عین تاب کی نسبت
سے آپ کو عینیابی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے
دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور
دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف
بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۷۲۵ھ کو پیدا
ہوئے بعد میں آپ کو عین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی
راتوں کو مسجد میں وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان
نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان
خانے میں ٹھہرتے تھے۔ یتیموں مسکینوں اور بیواؤں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے

تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں وہ واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام میکائیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں یدِ طولیٰ کا حامل تھا ۸۱۴ھ میں تیر لگنے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسے کے صحن میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبد العزیز متوفی ۸۱۸ھ

عبد الرحمن یہ تیر لگنے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قاہرہ میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبد الرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی شواہد نگہیں۔ ان کی وفات ۱۶۳ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی زینب تھی جس کی وفات ۸۲۹ھ کو ہوئی اور مدرسہ قاہرہ مدفون ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھیں کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی 891ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سرستھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھرانے میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی صغریٰ کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتاے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔

قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصابح

السنہ (متوفی ۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوذتین سے لے کے ربیع قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین تاب میں ہی قرآن حفظ کی تکمیل اور اعجاز لکھی (متوفی ۹۲ھ) کے پاس کی اور انھی کے پاس شاطبیہ کی سماعت لی۔ اپنے والد سے فتاویٰ من عباس پڑھی۔ عربی منطق اور صرف المسجد الرانی سے پڑھی۔ امام احمدی کی کتاب ”الکون فی الحکمة“ پڑھی۔ ایوب الروی سے ”شرح مطالعہ الانوار“ پڑھی۔ انھی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراح الروحانی فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمس فی المنطق از قطب رازی

شرح شافعیہ فی الصرف از جابر بردی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زحشری

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زحشری

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین القصر (متوفی ۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطرزی (متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح للاسفر اعمی ذوالنون سرماری سے پڑھی۔ امام میکائیل (متوفی ۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرهاوی سے ”البحار الذخیرہ الفقہ علی مذاہب الاربعہ“ پڑھی محمود بن محمد عین تابی سے تشریف الصری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ پیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی اس بارے میں فرماتے ہیں۔

سا ضرب فی طول البلاد وعرضها ان مرادی او اموت غریباً

فان قلقت نفسی فاللہ درہا وان سلمت کان الرجوع قریباً

ترجمہ: میں غریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مراد ملے یا مسافرت میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو گا۔

یحییٰ بن معین سے مراد یہ ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بنارہے اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۸۳ھ امام جمال

یوسف بن موسیٰ الملطی (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔
حیدر الرومی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تحصیل کی۔

والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۷۸۴ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہنا کی طرف سفر کیا اور ولی الدین الجھنی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبدالدین لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔ یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہنائین تاب کے شمال مغرب میں دو دن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو تفصیل گھرے ہوئے تھی۔

2. کٹنا اشام کا انتہائی بلند قلعہ والا شہر تھا۔ ملطیہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۷۸۸ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قدمت انالی القدس لزیارة فاجتمعت به و كنت اسمع
بإدلشیخ ولم ارتبه وفي قلبي اشتياق عظیم فوجدته افضل الناس

علموا وحسن الناس ملقاو حلما و دعتی صحبتہ المنیقہ ان اذهب
المارل دیارا لامصرته فی خدمتیہ ولم یکن ذلک بیالی بل کان فی خاضری
تکمیل الزیارة والرجوع الی الوطن فلما رائت هذا ترک الوطن والاہل
و توجہت الی الدیار المصریة بعد اقامتہ فی القدس عشرة ایام۔“

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقویہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف نے امام عینی کو اپنا نائب بنالیا اور امام عینی دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔

(عقد الجمان ۲۶/۳۱۰-۳۱۱)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔

ہدایہ، الکشاف، توضیح تلویح، شرح التلخیص، معانی و بیان

قاہرہ ان دنوں مرجع خلافت تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ

افروز تھے امام عینی نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں

سمیٹے ان کی تفصیل اختصاراً درج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الحدیث جو کہ انھی کی

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقی سے (م ۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الدارمی، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین لقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدار القطنی، سنن الکبریٰ نسائی، التہذیب لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابیح السنۃ بغوی تغربی برمش تبرکمانی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری سے امام سراج الدین عم اور حافظ نور الدین عیشی کے پاس کیا۔ ۷۹۴ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں انجم ابن الکثکلی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے سفر کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل مخفی ہیں۔ فقط امام عینی کے اس قول سے اشارہ ملتا ہے جسے آپ نے عمدۃ القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے شامی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنحویں ہجری کے قبل تا کہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریں اور دامن طلب علم کو پھولوں سے سرسبز کر سکوں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عسا کر تھے پھر بعد میں ان کے

بیٹے القاسم اور زید ابن عسا کر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی مدرسہ میں فرماتے رہے اور اس کے صحن میں سلاان کی قبر ہے۔

امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف غشاغ المزنی“ میں لکھا ہے کہ انھوں نے روم کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین ابن انوش متوفی ۶۶۲ھ) کی قبر کی زیارت کی تھی۔

امام عینی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم عصر علما کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشتہ ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقینی نے آپ کی دل بستگی کا سامان بڑی شفقت سے کیا۔ امام عینی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

”میں اپنی خدمات بڑی دل لگن سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ علاء الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔ شیخ جبرکس الخلی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بنے شیخ کی آمد تک یہ سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا شغل علامہ سیرامی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادمین مدرسہ نے علامہ خلیلی کے پاس میرے خلاف باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ خلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ علامہ خلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقینی کو معاملے کا علم ہوا تو آپ نے علامہ خلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھگا رہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سو سو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ خلیلی نے اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے

کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قبل و قال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ عینی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تفصیلی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنالیا تھا۔

۷۹۲ھ میں منطاش الاشرافی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات: ۸۱۹ھ میں المدرستہ المویدة کی

قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی تو امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکر دی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابیح السنۃ، و دیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، نحو میں شواہد الکبریٰ والضرعی، صرف میں التصریف العزیز، ادب میں مقامات اور

تاریخ میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے بیانات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات: امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

1. الحسبہ 2. نظر الاحباس 3. قضاء القضاة

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابو العباس احمد بن علی القلششیدی اپنی کتاب ”صبح الاشی فی صناعة الانشاء“ میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو امر و نہی اور معاشی اصلاح کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ وہ تجاویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحباس: اس محکمے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس محکمے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاة: اس محکمے کا کام مقدمات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی تنفیذ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔

امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

”فضاء دمشق“ نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین اسلمی، محمد الشاذلی، ستم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن العنسی اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہرمز مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام عینی کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب ”غزبۃ النفوس والا بدان“ میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام عینی کے تقرر کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب ابن البازری نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی لڑائی لڑی۔ اس نے اپنے مصائبین شمول ابراہیم بن حسام جندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو لکھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا ”لقد عینت هذه الوظيفة للقاضي بدر الدین العینی“ اس طرح امام عینی کا تقرر ہوا۔

امام عینی نے ان عہدوں پر اتنی ایمانداری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفی بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ وجہ یہ تھی کہ امام عینی کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوة کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه ثلثة في الاسلام وماذا ان الا من اشراط ساعة وقد لعن صاحب الشرع المرشاة في الامور الدينية۔

ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوة کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحسبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحسبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۳۶ھ میں قبول کیا اور ۸۴۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۴ھ میں ہوا ۸۵۳ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی القضاۃ کی حیثیت سے آپ نے ۸۲۹ھ سے ۸۳۳ھ تک کام کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۳۷ھ سے ۸۴۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام عینی کی عہدہ ولایت حسبہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

۸۰۱	ذی الحجہ	مقریزی کی جگہ عہدہ حسبہ آپ پر مقرر ہوئے
۸۰۲	الثانی من المحرم	جلال الدین الطنبی آپ کی جگہ مقرر ہوئے
۸۰۲	۱۳ ربیع الاخر	دوبارہ اسطبدی کی جگہ آپ
۸۰۲	۱۶ جمادی الاخریٰ	آپ نے استعفی دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے
۸۰۳	۱۴ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ
۸۰۳	۷ جمادی الاخریٰ	ابن النجاشی آپ کی جگہ
۸۱۹	۱۴ ربیع الاخریٰ	ابن النجاشی کی جگہ آپ
۸۲۵	۲۱ شعبان	محمد بن شعبان آپ کی جگہ

۸۲۹ ۱۱ محرم _____ صدر الدین بن الحنفی کی جگہ امام عینی

۸۳۳ ۱۴ ربیع الدخرۃ _____ آپ کی جگہ ایماں الشمانی

۸۳۵ ۱۴ اول رجب _____ ایماں الشمانی کی جگہ امام عینی

۸۳۵ اول رجب _____ بدر الدین ابن نظر اللہ آپ کی جگہ

۸۴۴ ۷ ربیع الاخریٰ _____ لیلیٰ بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ

۸۴۶ ۲۹ شوال _____ علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی

۸۴۷ ۱۲ صفر _____ آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسبہ کی تفصیل مع مدۃ اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحباس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ کے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسبہ کی سربراہی سے استعفیٰ

امام عینی کے استعفیٰ کی وجہ امام مقریزی نے اپنی کتاب ”السلوک“ میں اور حافظ ابن حجر نے ”انباء الغمر“ میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کپاس کی چھ ہزار گنٹھیں اور اتنے ہی چنے موجود تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو ابمتش

نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں گرائی کو عوام کے لیے مضر سمجھتے تھے۔ دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استدعا کی۔ میں نے بڑی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آگیا ہے اس دور میں اس عہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آ گیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسبہ پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے اکتا گئی کیونکہ آپ کی باتوں کو قابل نفاذ بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن کوشاں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جھیلی کہ راتیں سفر میں گزر جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے محکمے پر نظر ڈالتا ہر کوئی راشی و مرتشی

نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں بھگتنی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انھیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گرانی کا ذمہ دار امام کو بٹھرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاء کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن تفری بردی "المہمل الصافی" میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علمی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام سخاوی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخونہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین التمیمی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

امام عینی کے ہم عصر فرماں روائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الطاہر برقوق ۷۸۴ھ تا ۸۰۱ھ

2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۸۰۱ھ تا ۸۰۸ھ

3. المنصور ۸۱۵ھ تک

4. الملک المودید شیخ ۸۲۴ھ تک

5. الظاہر ططر چند دن تک

6. محمد الملک الصالح ۸۲۵ھ تک

7. الدسرف برسہای ۸۳۱ھ تک

8. یوسف ۸۳۲ھ تک

9. الظاہر قہمق ۸۵۷ھ تک

اور قاضی زین الدین التمیمی کو مدرسہ الشیخونہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ھ میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسای سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔

سلطان اشرف اکثر یہ جملہ امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک الموید نے امام عینی کو آزمایا بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر جھانک سکوں لیکن سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامعہ المویدہ میں درس حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا حسن میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت کی رو سے گواند کی تقرری خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اظہر ططر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برسبائی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گیا۔ البیرہ کے سفر میں دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برسبائی کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تفری بردی نمبر پر آتے ہیں۔ مسئلہ الکسہ کی وجہ سے شاہ رخ کے دل میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ بادشاہ ایک سالانہ محفل منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل اجل پچھلے سال کی حاکم کی بے اصولیوں کی نشاندہی کرتا اور ساتھ عائدین سلطنت بشمول بادشاہ کے چند نصاب پر مشتمل کتاب پڑھ کر سناتا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخشا کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو چند و نصاب سے بھرپور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ بھی خاص دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے رابطہ کر چکا تھا۔ لیکن ابھی تشنگی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب ”العلم الہیب

فی شرح الکلم الطیب“ پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف سے رابطہ کیا۔

اشرف برسبائی نے خود شہرہ آفاق علمی خصوصاً زینی مجد البسط وغیرہ ہر وقت تعریفیں کر کے بادشاہ کا دماغ روشن پرچہ بنائے تھے۔ فقہ امام عینی تھے جو اس کو ٹوکتے۔ اس کو سابقہ حکمرانوں کے انجام سناتے تاریخ بتاتے اور ان کی اچھی باتوں کو بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بری باتوں کا انجام بھی اسے بتا دیتے۔

مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی اہمیت پر زور دیتے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو توجہ سے سنتا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لولا القاضی العینی ما حسن اسلامنا ولا عرضنا کیف سیر فی المملكة ترجمہ: اگر قاضی عینی نہ ہوتے تو ہم اچھے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جانتے کہ مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو صغریٰ میں تخت پر بٹھادیا گیا تھا جبکہ علمی طور پر بھی ایک کمزور آدمی تھا۔ ایسے عالم میں فقط امام عینی کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس اور قابل کی جنگوں میں فوج بھیجنے یا نہ بھیجنے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

بعض لوگ امام عینی کے تعلقات مملوک پر اعتراض کرتے تو امام عینی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذا صلح صلح بالشعب اذ فسد فسد الشعب

ترجمہ: جب بادشاہ سدھر جائے تو قوم سدھرتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن تفسری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرفی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام عینی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام عینی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام عینی احقاق حق اور ابطال باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادت کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی فہم کے مطابق جواب دیتے۔

امام عینی غیرت علم میں بے مثل آدمی تھے۔

حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ احناف کے قاضی سعد الدین الدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام عینی نے انھیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہا کیلئے علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام سخاوی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام عینی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ لہذا ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام عینی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم داود شرف ابی المعانی (المتوفی ۸۷۳ھ) نے سلطان اشرف کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی۔ ”یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی“ بادشاہ نے امام عینی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو مخاطب کر کے ایسی آیت نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ السیف المہند للعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام عینی کے عہدہ حبس ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی وظیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

دو غلطیاں: اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں

1. امام عینی کا عہدہ حسبہ پر ملازمت ۸۴۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۴۲ھ
2. امام عینی ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

امام عینی کے اہم تلامذہ

امام عینی کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام کیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔ ان میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب ثلاثہ کے تلامذہ بھی شامل ہیں امام کے تلامذہ میں مصری، شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر طلبہ شامل ہیں۔ امام عینی نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدریس کرتے ہوئے گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ و نحو، ادب فقہ عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدریس کی۔ کام یہی رہا ہاں البتہ مدارس کے نام بدلتے رہے۔ امام عینی کے تلامذہ کی تعداد کا احصا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس فقط وہ نام ہیں جن کا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی دلچسپ سامنے آتی ہے کہ اکثر لوگوں نے اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام عینی اور دوسرے حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام عینی دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم ہے لہذا مشترک میدان میں ہم مستقل گفتگو کریں گے۔

امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن ہمام 2. امام سخاوی
3. ابوالفضل العسلائی 4. طنوبی
5. ابوالبرکات عسقلانی 6. ابن تغری بردی
7. نورالدین دکانی 8. حجازی

یہ وہ صاحب تصانیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بلاشبہ امام کے درجے پر فائز
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (الضوء اللمع، 1/8 تا 32)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں

کمال الدین ابن الہمام

نام - محمد بن عبدالواحد بن عبد الحمید بن مسعود ایسوی الحنفی المعروف کمال الدین
بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال الدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج
نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں ان کا شمار کیا
جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر ایسواس میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی
رہے۔ آپ کی عمر ابھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ
اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصورہ، قہر صالح
اشرفیہ، شیخوئیہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبان مثل مادری زبان کے رواں
بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زمزم پیا اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی
وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تصوف، نحو صرف، بیان بدیع،
منطق، جدل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام عینی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات امام کو سناتے تو
امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تکمیل کی ان میں

علامہ سراج

شمس الدین باطنی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین الہندی، یوسف الحمیدی، ابوز

رد العراق، ابن حجر شامل ہیں۔

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ المودیدیہ میں آپ حدیث پاک کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے ”دوا دین اسع فی اشعار العرب“ سبقاً پڑھی۔

ان کے تلامذہ میں احناف تقی الشمی، قاسم بن قطلوبغا، سیف الدین قطلوبغا، شوافع میں ابن خضر، المناوی الوردی، مالکیہ میں عبادہ، طاہر، القراخی، حنابلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آنے والے ہیں۔ تو تمام اسباق بند کر دیتے تھے اور فقط آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے علما مناظرے میں آپ کو حکم مقرر کرتے۔ اسباطی اور العلانجاری کے درمیان مناظرے میں آپ حاکم تھے دوسرے ابن الغارض تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا ”انہ ختم العلماء“ وہ تو علما کے بھی حکم ہیں۔

اسباطی کے بقول ”وہو یصلح ان یکون شیخاً“۔ وہ تو شیخ کہلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بالجملہ ابن الھمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ان کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں ید طولی حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ ایسا مجمع الصفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف:

1. شرح الھدایہ۔ فتح القدر

2. المسامرة فی العقائد المنجیة من الاخرة

3. التحریر فی اصول الفقہ 4. زاد الفقیر فی الفقہ

5. رسالۃ فی اعراب سجان و الحمد للہ

6. ایضاح البدیع لابن الساعاتی وغیرہ

امام سخاوی

۲۔

نام۔ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابوالخیر
السخاوی القاہری الشافعی۔

ولادت۔ ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سنی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ
الاحکام، المنہاج، القیر ابن مالک، اضیہ عراقی شاطبیہ، تختہ الفکر اور اسی طرح دیگر کئی
کتب حفظ کر چکے تھے حالانکہ آپ کی عمر کے بچے ابھی گلیوں میں کھیتے نظر آتے تھے۔

امام سخاوی نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے پڑھا ان کے نام درج ہیں۔

محب بن نصیر اللہ، جمال عبد اللہ الزیتونی، زین رضوان اللقی، برہان بن خضر، تقی الدین
اشمونی، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام عینی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات علامہ سخاوی ان الفاظ میں بیان
کرتے ہیں۔

انه حوئی فوائد كثيرة و زوائد عزيزة و ابرز مخدرات المعاني

بموضحات البيان حتى جعل ماخفي كالبيان، فدل على ان منشئه ممن
يخوض في بحار العلوم و يستخرج من جدها المنشور والمنظوم و ممن له
يد طولی فی بدائع التراکيب و تصرفات بليغة فی ضنائع التراتيب زاده الله
تعالى و فضلا ینوق له على انظاره و تسمو به فی سماء قریحة قوة افکاره
انه على ذلك قدیر و بالاجابة جدیر۔
(الاضواء مع ج ۸ ص ۳۵)

امام سخاوی نے الکاملیہ کی دارلحدیث، الفاضلیہ اور المنکوتمریہ میں تدریس فرمائی۔
۸۷۰ھ میں حج کیا اور بیس مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ و استفادہ حافظ ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا
معمول تھا کہ وہ اپنے خادم کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، صبل، حراء، جعرانہ منی، مسجد حنیف میں ایک
عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغول رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعلبک، حلب، دمشق،
خلیل بیعت المقدس اور کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں
لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی اپنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ اپنے علم فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ
تفسیر وفقہ لغۃ وادب اور تاریخ میں بے بدل عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو
گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام عینی کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و
تبوتیب اور زبان و بیان کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام عینی اپنے مذہب حنفی کا
دفاع جا بجا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے
صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلاً تذکرہ کرتے ہیں۔ آئینہ صفحات میں
تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا طالب ہوگا۔

تالیفات امام عینی

امام عینی جیسا کثیر التصانیف شخص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف القناع المزی“ میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ وغیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیلاً کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سریع الخط تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتابت ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد المہکونی ص ۳۴)

امام عینی نے فقط نثر ہی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیلئے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تابد الخ نبی محمد طربنا فذود مکرنا ولا کرم

فتملک مدامتہ یسوغ شرالہ ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظم لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام سخاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم نثر ہے کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب ”بغیۃ الوعاة فی طبقات الفوہین والفقہاء“ میں بعض اشعار کو

مرز جاں بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ السلام کے عشق و محبت سے مملو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ غیر متجمل وغیر مالوفہ استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب ”مرائد القلائد“ میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمد اناصعاً ضافیا شر حعاً شعلعاً و شکر اہامیا سامیا عکمیا
شبدعاً لمن امامی رباع المحدثن رفعة و ترفعاً بکل کالبع لیس حنعضما و
لا ففعلاً بیج تدیم سیر لیم ذی معمع و و عوئما و لا سو کعاً و صلاة علی من
لا برقا و خافا و آب حاضرأ فنعاً و علی آلہ و صحبة الذین تلوه و لا اللوۃ فظیعاً
ولا فذعاً و اقتداه بہداه و ہدیہ مراغمین عککعاً مافاط سلعاً شعشعان
المعمحان اشہر آ و اجمعاہ۔

یہ تمام عبارات ”روضات الجنۃ“ سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتماد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں۔ انھی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آسکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ڈوب کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام سخاوی نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسماء کو اساطیر کر دیا۔

امام تقی الدین التمیز امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام عینی پر یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اتنے کثیر التصانیف شخص سے ایسی بات عدا ہونا محال ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جو آدمی ایسی باتوں میں سرکھپاتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے جیسا کہ امام عینی نے الضوالمع میں کہی ہے تو ظاہر ہے کہ غلطی بھی ہوگی کیونکہ انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس کا قلم بھی اغزش کا شکار ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1- المستجمع فی شرح المجمع والمنتقى فی شرح املتنقى۔

اس کا ذکر عینی، سخاوی، بیوطی، حاجی خلیفہ، ابن الصحاہ، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۴۱۸) جلد ثانی ۹۰۷ فقہ حنف پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساعاتی (م ۶۹۴) کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام عینی نے 21 سال کی عمر میں لکھا اور امام عینی کے اساتذہ و مشائخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریظ لکھیں اس میں امام عینی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور پھر صحیح و ضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو بیان کرتے ہیں اور فروع و اصول کی تشریح کے ساتھ غراء کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

2. معانی الاختیار فی رجال معانی الآثار

اس کا ذکر عینی، سخاوی، التمیزی، لکھنوی، کشانی، بروکلمان، اور سرزکین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں محف سرائے طوبکانی ترکی میں (رقم بالترتیب ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۷۷) موجود ہے۔

استاذ فہیم شلتوت نے السیف المہند کے مقدمے میں امام عینی کی کتب کے ضمن میں امام طحاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہوگئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3. المقدمة السودانیة فی الاحکام الدینیة۔

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بروکلمان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مکتبہ ایاصوفیا میں (رقم ۴۳۹) موجود ہے۔

4. منحة السلوك فی شرح تحفة المملوك

اس کا ذکر عینی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن العماد، سرکانی، لکھنوی اور بروکلمان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۲۹۷) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانکری میں (رقم ۱۲۸۲۹/۱۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفة الملوک امام ابو بکر محمد بن ابو بکر عبد الحسن (م ۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔

طہارۃ، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذبائح، فرائض، الکلب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے ذکر کے علاوہ احادیث کی تخریج کا اہتمام بھی کیا ہے ان میں سے ایک فائدہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جس طرح بڑے فعل کے وقت نتیجہ تحلیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ اسلام پر صلوٰۃ و سلام تو بھی اس میں شش سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و لعب کی مجلس صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ مزید گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے کہ اس سے مقابل پر پرہیز گاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکیہ المرکز یہ مکہ المکرمہ ۱۲۱۵ ص)

امام سخاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ صفوی خا صلی (م ۸۰۱ھ) جو کہ امراء برقوں میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار

اس کا نسخہ دارالکتب المعریض مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التعریف فی مسائل التصریف

دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ مکتب بلدیہ منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف

اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدۃ القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ تصدیب (رقم ۳۸۷) موجود ہے۔

ثالث۔ وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان کا وجود معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب

یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔

9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)

دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوطہ موجود ہے۔

10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)

سخاوی، الیتیمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔

11. تذکرہ نحوہ

سخاوی اور الیتیمی نے ذکر کیا ہے۔

12. تذکرہ متنوعہ

سخاوی، الیتیمی نے ذکر کیا ہے۔

13. اجوہرۃ اسنیۃ فی الدواۃ اسمع یدبہ

یعنی، سخاوی، سیوطی، الیتیمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

14. مغانی الاخبار فی رجالہ معانی الآثار (2 جلد)

(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)

15. عمدۃ القاری شرح بخاری (25 جلد)

اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

ماخذ و مراجع مضمون هذا

1. الضوء الامع ۱۳۴/۱۰ 2. الطبقات السنية ۸۲۰
3. كشف الظنون ۲۸۲/۱ 4. البدر الطالع ۲۹۵/۲

عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

1. حافظ ابن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھنا شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا۔ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔
امام بیہقی نے عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا اور 842ھ میں مکمل کیا یعنی اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔
2. عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔
1. فتح الباری سے جامع تر ہے۔
مثلاً۔

عمدة القاری میں شرح حدیث ہر قتل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101 تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث ہر قتل صفحہ 31 سے صفحہ 45 تک ہے صرف کتاب الایمان کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری میں فقط 4 صفحات ہیں۔

عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

امام عینی اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام عینی حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے بیان کرتے ہوئے کئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث اراۓتم لو ان نہرا باب احدکم

امام عینی فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

ہے۔ (عمدة القاری، 15/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 11/2)

حدیث

انه كان يقرأ في الفجر ما بين السنين الى المائة

امام عینی فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 27/3)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 22/2)

حدیث

لو يعلم الناس ما في النداء

امام عینی فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 124/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انه كان يقطع على شقة الائمة بعد سنة الفجر

امام عینی نے نسائی میں اس حدیث کی نشاندہی کیا ہے

(عمدة القاری، 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)

عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام عینی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے اور بخاری شریف کی سب سے اجل شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام عینی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ تک مکمل کیا۔

امام عینی کی شرح کا اسلوب

ترجمۃ الباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں ماقبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ و شرح کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلقہ حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔
عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق الحدیث بالترجمة
2. بیان رجالہ
3. بیان ضبط رجالہ
4. بیان الانساب
5. بیان فوائد تعلق بالرجال
6. بیان لطائف اسنادہ
7. بیان نوع الحدیث

8. بیان تعدد الحدیث فی الصحیح
9. بیان من اخرجہ غیرہ
10. بیان اختلاف لفظ
11. بیان المغتہ
12. بیان الاعراب
13. بیان الصرف
14. بیان المعانی
15. بیان البیان
16. بیان البدیع
17. سوال و جواب
18. احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث سے کسی طرح بھی تعلق بنتا ہو۔ سابقہ شارحین بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں امام کرمانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه كغيره من شراح السنن انتصر لمذهبه ورد قول من ضعف ابا حنيفة كالدارقطني فانه قال عنه: ضعيف ، فرد عليه العيني قائلا: تادب الدارقطني واستحيي لا تلفظ بهذه فظة في

حق ابی حنیفہ، فانہ امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنہ فقال: انه ثقة مامون، ما سمعت احداً ضعفہ، هذا سبعة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث، وشعبة شعبة، وقال ايضاً: كان ابو حنیفہ ثقة من اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان ماموناً عی دين الله تعالى صدوقاً فی الحديث - واثني عليه جماعة من الائمة الكبار مثل عبدالله بن المبارك ويعلم من اصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الله بن وكيع وكان يفتي براه والائمة الثلاثة مالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون، وقد ظهر لك من هذا تحامل اندا رقتني عليه وتعصبه الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الى هولاء حتى يتكلم في امام متقدم على هولاء في الدين والتقوى والعلم، ويتضعفه اياه يستحق هو التضعيف، افلا يرضى بسكوت اصحابه عنہ، وقد روى في سنته احاديث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد روى احاديث ضعيفة في كتاب الجهر بالبسملة واحتج بهامع علمه بذلك، حتى ان بعضهم استحلفه على ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق القائل:

حسدوا الفتى اذ لم ينالوا سعيه فالقوم اعداء له وخصوم -

(عمدة القاري 12/2)

امام عینی نے عمدۃ القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور

استفادہ لیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔

1. امام کرمانی شارح بخاری
2. قاضی عیاض صاحب شفاء
3. امام قرطبی مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم
4. ابن اثیر صاحب نہایہ
5. امام ہروزی علامہ صفائی
6. امام ہروزی امام خطابی
7. امام خلیل بن احمد جوہری
8. ابن قتیبہ قطب الدین حلبی
9. مزنی زنجیری
10. ابن ستیانی امام الحرمین
11. امام بیہقی امام نووی
12. امام ابو جعفر طحاوی ابن صلاح
13. مازری
14. خطیب بغدادی ابن کثیر
15. ابن ماکولا زجاج
16. محمد بن سعد واقدی
17. ابن درید ابو حاتم
18. بخاری کسائی
19. ابو حنیفہ دینوری اصمعی

35.	تمیمی	36.	مبرد
37.	ابن مالک	38.	طیبی
39.	عراقی	40.	ابن سکیت
41.	ابن سیدہ	42.	حلیبی
43.	سہیلی	44.	ابن ہشام
45.	ثعالبی		

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1

1. امام بخاری استخارہ کر کے دو نقل پر مہکرا اور استخارہ کر کے بعد حدیث لکھتے تھے۔
2. وفاد تخلت فیہ حدیثا الابد ما استخرت اللہ تعالیٰ و صلیت رکعتین۔ 5
3. 16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
4. فاته مکث فیہ ست عشرة سنة۔ 5
5. قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا درجہ ہے۔
6. اتفق علماء المشرق و المغرب علی انه لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیح البخاری و المسلمین۔ 5
7. بخاری کی احادیث مع تکرار 7275 اور بغیر تکرار 10 ہزار ہیں۔
8. جملة ما فیہ من الاحادیث المستندة ما تان سعة الالاف ما تان وخمسة وسبعون حدیثا۔ 6
9. امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
10. انه صنف فیہ مائة الف حدیث صحیح۔ 6
11. علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
12. فموضوع علم الحدیث هو ذات رسول اللہ ﷺ۔ 11
13. علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے عوارضات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پڑھ کر حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
14. حده فهو علم يعرف به اقوال رسول اللہ و افعاله و احواله۔ 11
15. حضور ﷺ کا وسیلہ اور مدد مانگنا جائز ہے۔

11. متوسلا بالنبی ﷺ خیر الانام۔
9. حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
11. و اما الصلاة فلان ذکرہ ﷺ مقرون بذكرہ تعالیٰ و حی کا لغوی معنی۔
10. والوحی فی اصل الاعلام فی خفاء۔۔۔۔۔ 4
11. و حی کا اصطلاحی معنی۔
14. هو كلام الله المنزل علی نبی من انبیائه۔
12. انما الاعمال بالنیات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
22. اراد بهذا الاخلاص القصد و تصیح النية۔۔۔
13. حدیث تسبیح پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
22. فتمه حدیث التسمیح لان به تتعطر المجالس وهو كفارة۔
14. امام ابوداؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
- سمعت ابا داؤد يقول كتب عن النبي عليه الصلاة والسلام
22. خمس مائة الف حدیث۔
15. مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
22. اشعار با فضلية مكة علی غیرها من البلاد
16. نیت کا معنی
23. ثم اختلفوا فی تفسیر النية فقيل هو القصد الى الفعل
17. ہجرت کا شرعی مفہوم۔
23. مفارقة دار الكفر الى دار السلام

18. دنیا کے کہتے ہیں۔
 ماعلى الارض مع الهواء والحو.... 25, 24
 19. اعمال خارجة عن العبادة نيت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔
 ان الاعمال الخارجة عن العبادة قد تفيد الثواب۔ 27
 20. عورت بڑا فتنہ ہے۔
 ماترکت بعدی فتنۃ اضر على الرجال من النساء۔ 28
 21. کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔
 نزل تحريم المسلمات على الكفار و انما نزل بين الحديبية۔ 29
 22. قرآن کا نسخ خبر واحد سے بھی جائز ہے۔
 فيه نسخ الكتاب خبر الواحد۔ 31
 23. مجنوں آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔
 انه لا تصح العبادة من المجنون لا نه ليس من اهل النية۔ 34
 24. اعمال کی تین قسمیں۔
 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔ 35
 25. نیت عمل سے افضل ہے۔
 النية ابلغ من العمل۔ 35
 26. خلود جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔
 تخليد الله العبد في الجنة ليس لعمله وانما هو النية۔ 35
 27. محض نیات سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔
 اکتبوا العبدی کذا و کذا من الاجر فيقولون ربنا لم تحفظ ذلك عنه

35. ولا هو في صحفنا فيقول انه نواه۔
 28. امام مالک امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں
 ان مالك بن انس كان يستال ابا حنيفة رضي الله عنه
 37. وياخذ بقوله۔
 29. اسابت صدیق اکبر کے فضائل نورانی
 وقد جمع الشرف من وجوه۔ 38
 30. ازواج مطہرات کو ام المؤمنین کہنے کی وجہ
 ومن امهات في وجوب احترامهن وبرهن وتحريم نكاحهن۔ 38
 31. حضور ﷺ کو ابوالمؤمنین کہنا جائز ہے۔
 وهل يقال للنبي يقال النبي عليه السلام ابوالمؤمنين فيه وجهان
 32. وحی کی تین اقسام۔
 فعنى ثلاثة اضر بـ۔ 40
 33. وحی کی سات صورتیں ہیں۔
 واما صورة على ما ذكره اسهيلي فسيعة۔ 40
 34. حضرت جبریل کا دجیہ کلبی کی شکل میں آنے کی وجہ۔
 اختصاص تمثله بصورة دحية دون غيره۔ 40
 35. رویت باری تعالیٰ حق ہے۔
 ان يراى له الله تعالى من وراء لحجاب امانى اليقنطة۔ 40
 36. اسرافیل بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔
 وحى اسرافيل عليه السلام۔ 40

37. ملائکہ کی تعریف
و منهم مدبرات هذا العالم..... 41
38. حضور نبی کریم علوم غیبی جانتے ہیں اور امت کو استعداد موافق بتلا بھی دیتے ہیں
بانه ﷺ كان معتنيا بالبلاغة مكاشفا للعلوم الغيبية وكان على
حسنتهم بقدر الاستعداد. 44
39. حضور ﷺ کو ہونے کے باوجود وحی سنتے تھے یا جبریل صفت انسان میں ظاہر
ہوتے تھے۔
40. ذلك لانه كان يرد فيهم لمن الطباع البشرية الى الاوضاع الملكية.
وحی سنتے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔ 44
41. كيف كان سماع النبي والملك الوحي من الله تعالى.
حضرت جبریل کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔ 45
42. هل كان جبرئيل عليه السلام ينقل له ملك عن الله.
حضرت جبریل کا دیکھنے کی شکل میں آنا مسئلہ حاضر و ناظر کا حل۔ 45
43. اذلقى جبرئيل النبي عليه الصلاة والسلام في صورة دحية.
جسم کا روح سے زندہ رہنا عادت ہے بعد روح بھی زندہ رہی سکتا ہے۔ 45
44. موت الاجساد بمفارقة الارواح ليس بواجب عقلا بل يعادة.
مسئلہ حاضر و ناظر۔ 46
45. فيه دلالة على ان الملك له قدرة على التشكل بما شاء من الصور
صحابی کی جہالت حدیث غیر قادیان ہے۔ 46
47. وجهالة الصحابي غير قاحقة قاحدة.

46. قبور کی زیارت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔
وقبره في قرافة مصر يزار. 47
47. جن سورتوں میں صرف کلام آیا ہے وہ سب کی ہیں۔
كلا في سورة فاحكم بانها مكية. 50
48. انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔
وكان آدم عليه السلام يتكلم باللغة السريانية. 52
49. مانا بتقاری پر اعتراض کا جواب۔
لي اقرء فلم ادر ما اقرء فاختذ بحلقى. 54
50. مانا بتقاری میں مانا فیہ ہے۔
كلمه مانافية 57
51. علم بالقلم اور علم الانسان ما لم يعلم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔
علم بالقلم اشارة الى العلم التعليمي ما لم يعلم و اشارة الى العلم البدني. 60
52. نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔
لم ابتدئ عليه الصلاة والسلام بالردى بالرويا. 60
52. خلوت کیوں محبوب ہوئی۔
لم حبيب اليه الخلوة. 60
53. حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔
ان عبادته عليه الصلاة والسلام قبل البعث. 61
54. حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔
ما كان صفة تعبد. 61

54. پہلی دفعہ وحی بروز سوموار 17 رمضان کو ہوئی۔
- ان نزول الملك عليه بحراء يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من رمضان - 61
55. خشیت علی نفسی کے معنی۔
- مال الخشية التي تحشها رسول الله ﷺ - 61
56. حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبریل ہیں۔
- من اين علم رسول الله رسول ﷺ ان الحائى اليه جبرئيل - 62
57. غار حرا کو مخصوص فرمانے کی وجہ۔
- مالحكمة في تخصيصه عليه الصلاة والسلام التعبد بحراء - 62
58. تعلیم کو بسم اللہ سے شروع کراؤ۔
- وجوب استفتاح القراءة بسم الله - 63
59. حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
- وهي ام اولاده كلهم خلا ابراهيم - 63
60. ورقہ بن نوفل کی شان۔
- لاتسبوا ورقة فانه كان له حنة - 63
61. حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
- ورقة وعليه الثياب حرير لانه اول من آمن بي وقد نفني - 63
62. چاروں ملائکہ اور اسماء اور انکی کنیتیں۔
- ان اسم جبرئيل عليه السلام عبد الحليو كنيته ابو لفتح - 72
63. اولیاء و صوفیا کٹھے ہوں تو خوب خرچ کرو۔

منها الحث على الجود والافضال على كل الاوقات والزيادة منها في

76. رمضان و عبد الا اجتماع الصالحين
64. اولیاء کاملین کی زیارت بار بار کرو۔
77. و منه زيادة الصلحاء و اهل الفضل و محاسنهم و تكريره زيارتهم۔
65. اذا حلك قيصر فلا قيصر بعده كما معنى۔
80. معناه لا قيصر بعده بالشام ولا كسرى بعده بالعراق
66. دجیہ بلی کی خوبصورتی کا ذکر
80. كان من اجل الصحابة ومن كبارهم۔
67. روم کون تھے۔
81. كان الروم دجلا اصفر في بياض شديد الصفرة۔
68. قریش کون تھے۔
81. منها قریش و هم ولد النضر بن كنانة۔
69. قریشی میں سات اقوال۔
81. تسمية قریش قریشا سبعة اقوال۔
70. ایصال ثواب حق ہے۔
98. اولئك يوتون الله اجرهم مرتين۔
71. تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔
99. ان هرقل وضع كتاب رسول ﷺ۔
72. بادشاہت حضور ﷺ کی طرف سے ملتی ہے۔
99. ولا سلطنة لاحدا من قبل رسول الله ﷺ۔

73. اونچے خاندان والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔
 100 ان ذال الحساب اولی بالتقدیم فی امور المسلمین۔
 74. ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار گروہ کا بیان۔
 102 اختلاف اهل القبلة فی مسمی الایمان فی عرف الشرع علی اربع فرق
 75. مسئلہ اجتہاد یہ کہ منکر کا فرائض ہوتا۔
 102 لایکفر منکر الاجتہادیات بالاجماع۔
 76. ایمان کے تصدیق قلبی ہونے پر دلائل
 105 مایسل علی محبة الایمان احمقلا و علم اختصاص التصدیق۔
 77. اعمال ایمان میں داخل نہیں اسکے دلائل۔
 106 انه یدل علی ان اعمال سائر الجوارح غیر داخلہ فیہ۔
 78. تقلید کا معنی۔
 107 والمراد من التقليد هو اعتقاد حقيقة قول الغير۔
 79. کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔
 107 فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لوجود التصدیق منهم۔
 80. حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔
 107 اذالحقائق لا تبدل بالاحوال انما يتبدل الاعتبار والاحکام۔
 81. ایمان کے زائد اور ناقص ہونے کا بیان۔
 107 ان الایمان هل یزید وینقص۔
 82. ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔
 107 وقد ثبت ان الایمان هو التصدیق القلبی۔

83. حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
 108 لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع الخلق ایمان ابی بکر۔
 84. اسلام اور ایمان متحد ہیں یا الگ۔ الگ ہیں۔
 109 ان الاسلام متغایران للایمان اوہ حامتحدان۔
 85. اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
 109 ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادقان۔
 86. مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
 110 ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟
 87. حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے مجدد تھے۔
 113 تولی الخلافة سنة تسع وتستعين ومدة خلافة سستان۔
 88. تبرکات کا کفن میں رکھنا جائز ہے۔
 113 واوحی ان یدفن معه شی کان عنده شعر رسول الله واطفاره۔
 89. صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
 113 الاولی علی عمرو الثانیة علی الشافعی والثالث علی ابن شریح۔
 90. لیطمین قلبی کے ذوقائے۔
 114 ان فیہ فائدتین۔
 91. حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
 115 وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهد العقیبة الثانية
 92. حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
 115 وصاحب نعل رسول الله ﷺ۔

93. تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اسکا استعمال۔
- 116 التقویٰ ہی الخشية۔
94. دعا کا معنی۔
- 117 لان اصل الدعاء النداء۔
95. بد مذہب جو اپنی بے دینی کی طرف نہ بلائے اسکی رویت بہتر ہے۔
- 118 بکثیر المبتدعة غیر الدعاء الی بدعتهم۔
96. زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
- 119 والزكاة فی اللغة عبارة عن الطهارة۔
97. حج کا لغوی معنی۔
- 119 والحج فی اللغة القصد۔
98. من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر کا معنی۔
- 122 محمول علی الزجر والوعید۔
99. حضرت ابو ہریرہ کا ذکر شریف۔
- 124 اختلف فی اسمه واسم ابیه علی نحو ثلاثین۔
100. ایمان کے ستر شعبے / سہاٹھ شعبے ہیں والی روایات میں تطبیق۔
- 125 الايمان بصنع وستون شعبه۔
101. بضع کا اطلاق۔
- 126 قال صاحب العين البضع سبعة۔
102. ستین کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 اما الحکمة فی تعین الستین۔

103. سبعون کی تخصیص کی وجہ۔
- 127 واما الحکمة فی تعین السبعین۔
104. فی علم اللہ و علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
- 127 فی علم اللہ و علم رسولہ موجودہ فی الشریعة۔
105. حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
- 128 یدخل فیہ حب لصحبة المهاجرین ولا تصلح حب آل الرسول ﷺ۔
106. توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
- 128 ویدخل فیہ توقیر الاکابر۔
107. اعمال انسانی کے سات شعبے ہیں۔
- 129 اعمال اللسان وہی تشعب الی سبع شعب۔
108. اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
- 129 اعمال البدن وہی تشعب الی اربعین شعبه۔
109. حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
- 129 الحياء من الايمان۔
110. حضرت انسؓ کیلئے حضور ﷺ کی دعا۔
- 140 اللهم برك فی ماله وولده واطل عمره اغفر ذنبه۔
111. محبت کا معنی۔
- 141 اصلها الميل الی ما یوافق المحب۔
112. محبت عوام اور محبت خواص۔
- 141 انما المحبة مطالعة المنة من روية الاحسان۔

113. متشابہات کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

144 من المتشابہات ففی مثل هذا افرق العلماء اقسام ثلاثة
علی فرقتین۔

115. محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔

144 فجمع علیہ السلام ذلك كله۔

116. اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔

144 ولا یصح الايمان الا بتحقیق اناقة قدر النبی ﷺ ومنزلته

117. حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔

148 فیہ محبة الله ورسوله الحامی اصل الايمان

118. اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔

149 فاما محبة الرسول فیصح فیها الميلاذمیل الانسان۔

119. نفاق کا معنی

وانه سمی به لانه یستر

120. صحابہ کرام کی فضیلت

فی فضل اصحابہ کلہم

121. بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آسکتا۔

152 ومنہا ما قبل هل یلزم منه ان من ابغضہم۔

122. انصار کے ساتھ محبت کی تخصیص کی وجہ

153 وجہ تخصیص الذکر بهذا الحديث هنا۔

123. شہد کا معنی حاضر۔

154 اصل الشہود الحضور۔

124. حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا درجہ اور واقعہ۔

156 اعلم ان رسول الله ﷺ کان یرض نفسه۔

125. حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔

157 والحد فی الزنا واما قتل الولد فلیس له عقوبة۔

126. الصحابة کلہم عدول۔

158 فان الصحابة کلہم عدول لا یتوہم فیہم الکذب۔

127. حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔

158 ان النبی ﷺ کان یعلم قبل نزول الحدود

128. بد مذہب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔

160 و كذلك هذا الباب بین فیہ ترک المسلم الاختلاط بالناس۔

129. علم اور معرفت میں فرق۔

والفرق بینہما و بین العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الجزی

165 والعلم عن الادراک الکلی۔

130. حضور ﷺ کا بے مثل ہونا اسیر صحابہ کا اجتماع ہے۔

165 انا لسناء کہیتک یا رسول الله۔

131. حضور ﷺ صغائر و کبائر سے پاک ہیں تو پھر یغفر الله ما تقدم کا مفہوم کیا ہے۔

167 النبی ﷺ معصوم عن الکبائر والصغائر۔

132. اعمال اعراض میں کیسے تو لے جائیں گے۔

والتحقیق فیہ انہ یجعل عمل الصبر۔ 171

132. مرجعہ معتزلہ کا رد۔

فیہ حجة لا هل النسبة علی المرجحة۔ 172

133. حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔

رائیت الناس یعرضون علی۔ 172

134. حضرت صدیق اکبر کے فضل ہونے پر اجماع صحابہ کرام کی فضیلت قطعی ہے۔

الاجماع منعقد علی افضلیة وهو دلیل قطعی۔ 175

135. حضور ﷺ شارع ہیں۔

انہ هو الا مر بینہم وهو المشرع۔ 182

136. بے نمازی کی شرعی سزا۔

ان ترک الصلاة عمدا معتقدا وجوبها یقتل۔ 182

137. تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔

ههنا عن حکم تارک الزکوۃ۔ 182

138. تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔

ولو ترک صوم رمضان حبس۔ 182

139. مرتد زندیق کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔

فیہ قبول توبۃ الزندیق۔ 182

140. مرتد قتل کیا جائے گا۔ توبہ قبول نہیں ہوگی۔

ان اخذ لیقتل قتال لم تقبل۔ 182

141. مرجعہ کا رد بلیغ۔

ان الاعمال من الايمان ردا علی المرجحة۔ 184

142. میراث کے طور پر جنت کے ملنے کا معنی۔

الایراث البقاء المال بعد الموت لمن يستحقه۔ 184

143. حضرت سعید بن مسیب کے افضل التابعین ہونے سے کیا مراد ہے؟

انہ افضل التابعین فمرادہم افضلہم فی علوم الشرع۔ 187

144. حضور ﷺ کی دادی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔

فاطمة ام عبد اللہ والد رسول اللہ بنت عمرو بن عائذ۔ 187

145. حج کا شرعی معنی۔

وفی الشرع الحج قصد زیارة البیت علی وجه التعظیم۔ 187

146. یمین لغو کا مسئلہ۔

اختلف العلماء فی یمین اللغو علی ستة اقوال۔ 195

147. عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔

وهو ابو الیقظان بالمعجمة عمار بن یاسر بن عامر بن مالک۔ 197

148. عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔

یا نادر کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم۔ 197

149. مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔

عمار اول من بنی مسجد اللہ فی اللہ بنی مسجد قبا۔ 197

150. کفر کا معنی

اصل الکفر التغطیة وقد کفرت الشی۔ 200

151. کفر کی چار اقسام۔
 200. وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
 152. لعنت کرنے کا مسئلہ
 203. اتفق العلماء على تحريم اللعنة۔
 153. عبد اللہ بن ابی کا عقیدہ۔
 209. قبل يا بنی اللہ لو اتيت عبد اللہ بن ابی۔
 154. حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
 210. فيسكى الحسن فتعطيه ام سلمة ام المؤمنين ثديها۔
 155. صحابہ کا آپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
 212. القاتل والمقتول من الصحابة في الجنة۔
 156. صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
 212. والحق الذي عليه لعل السنة الامساك عما شجر بين الصحابة۔
 157. ظلم کا معنی۔
 215. الظلم في اصل الوضع وضع الشئ في غير موضعه۔
 158. منافق کے معنی کی تحقیق۔
 217. لفظ المنافق من النفاق۔
 159. منافق کا اصطلاحی مفہوم۔
 217. هو الذي يظهر الاسلام ويبطن الكفر۔
 160. نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
 217. فيحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

161. کذب کا معنی۔
 219. الكذب هو الاخبار على خلاف الواقع۔
 162. وعدے کا معنی۔
 220. وعده الامر به عدة۔
 163. وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
 220. الوعد في الاصطلاح الاخبار بايصال الخبر في المستقبل۔
 164. ليلة القدر کے معنی پر کلام۔
 225. والكلام في ليلة القدر على انواع
 165. مدینہ شریف کا معنی۔
 232. اراد بها مدينة الرسول ﷺ
 166. حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
 244. خرج من مكة يوم اثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
 167. حضور ﷺ کی دادی مبارک کا نام۔
 244. فان ام عبد الله المطلب سلمى بنت عمر وبن زيد بن لبيد۔
 168. حضور ﷺ کی ناناہ مبارک کا علم شریف۔
 245. وصنعت جرائها فنزل عنها رسول الله ﷺ واحتمل ابو ايوب۔
 169. 16 یا 17 ماہ کی تطبیق تحویل قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
 245. وكان التحويل في نصف رجب في السنة الثانية۔
 170. تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟
 خرج فمر على قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه

- 246 صلی مع النبی ﷺ العصر۔
- 171 احکام شرعیہ میں نسخ ہوتا ہے اسکے دلائل عقلی و نقلی۔
- 246 فیہ دلیل علی صحة نسخ الاحکام۔
- 172 تواتر اتوراہ یہود تک نہیں آسکی۔
- 247 لم یوحی نقل التوراة اذالم یبق من الیہود۔
- 173 بخت نصر کے زمانہ کے یہودی ختم کر دیے گئے۔
- 247 لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
- 174 حدیث کا نسخ قرآن ہے۔
- 247 فیہ دلیل عل نسخ السنة ناسخ بالقرآن۔
- 175 خبر واحد بھی قرآن کی ناسخ ہے
- 247 فیہ جواز النسخ بخبر الواحد۔
- 176 جو دار الحرب میں مسلمان ہو اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہو اس کا حکم ہے۔
- اختلف العلماء فیہ من اسلم فی دار الحرب او اطراف بلا دالاسلام
- حيث لا یجد من یتعلم البشرائح۔
- 177 خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
- 248 فیہ دلیل علی قبول خبر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
- 178 قبلہ کی جہت میں اجتہاد کرو۔
- 248 فیہ دلیل علی جواز الاجتہاد فی القبلة۔
- 179 کافر مسلمان ہو جائے تو اسکے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
- اسلمت علی ما سلفت من خیر۔
- 253

- 180 یہود کا معنی اور وجہ تسمیہ۔
- 262 هو علم قوم موسی علیہ السلام و فی العباب الیہود۔
- 181 حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے جگہ دفن کرنا۔
- 265 ثم رأی بنتہ بعد ثلاثین سنة فی المنام۔
- 182 نفل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
- 268 ویستدل به علی الذی من شرع فی صلاة نفل لوصوم نفل وجب علیہ تملعه۔
- 183 والمثبت مقدم۔ قاعدہ کلیہ۔
- 268 واحاد یتهم بافیة والمثبت مقدم
- 184 جنازے کا لغوی معنی۔
- 270 والمحائز جمع جنازہ بالحیث المفتوحة۔
- 185 قیراط کا معنی
- 272 قیراط اصنہ قراط۔
- 186 عالم حسن کے امور تین اقسام پر ہیں۔
- 288 ان الامور فی عالم الحسن ثلاثة۔
- 187 حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
- 291 ان روية الله تعالى فی الدنيا بالا بصار غیر واقعة فالنبی قدر آہ۔
- 188 حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرمانا۔
- 291 المقصود من هذا السؤال کف السامعين عن السؤال عن وقت الساعة۔
- 189 اسلام علیک یا محمد یا رسول اللہ۔
- 292 السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادنو یا محمد۔

عمدہ القاری

جلد نمبر 3

صفحہ	موضوع	نمبر شمار
	حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا ٹکنا	1
34	نبي الماء من بين اصابعه اعظم مما اوتيہ موسى عليه الصلاة والسلام حين ضرب بعصاء الحجر في الارض	2
34	صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں	3
34	هم المنزهون عن السكوت على الباطل.	4
35	حضور ﷺ کے بال مبارک پاک ہیں۔	5
35	فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظما.	6
35	حضور ﷺ کے فضائل پاک ہیں۔	7
35	وقد قيل بطارة فضلائه فضلا عن شعره الكريم.	8
35	حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔	9
35	وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا ادم النبي ﷺ	10
37	حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔	11
37	ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ	12
37	حضور ﷺ کے بال مبارک کی قیمت ساری خدائی ہے۔	13
37	لان تكون عندي شعرة منه احب الي من الدنيا وما فيها.	14
37	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ سے مدد مانگنا۔	15
37	ويستنصر ببركته	16
37	حضور ﷺ کے بال مبارک کو بطور تبرک رکھنا۔	17
38	ولما حلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعره ان	18
38	فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم.	19
35	امام غزالی کا رد بلیغ	20

والداوی اذا عمل بخلاف روايته او افتي بخلافها لا يبقى
حجة 41

11 امام بخاری کے مذہب کے مطابق کتے کا پیشاب پاک ہے۔

احتج بہ البخاری علی ثہارة بول الکلب 44
اخرج البخاری هذا الحديث يستدل به المذهب في طهارة
سور الکلب.

12 قہر سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ 45

13 من صحك في الصلاة فقهقه فليعد الوضوء والصلاة. 48
امام اعظم تابعی ہیں۔

14 وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع وثمانين. 52
وضو میں مدد لینے کا مسئلہ۔

15 فيه دليل على جواز الاستعانة في الوضوء. 60
علم کلی کا ثبوت۔

16 ما من شيء كنت لم اراه الا قد رايته في مقامي هذا. 66
صحابہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرکاً استعمال کرنا۔

فأتى بوضوء فتوضا فجعل الناس ياخذون من فضل وضوئه
فيتمسحون به. 74

17 آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز

18 فيه الدلالة على جواز التبرك بآثار الصالحين. 75
امام عینی کا عشق مبارک۔

19 قلت هذا في حق النبي ﷺ لان لعابه اطيب من المسك. 75
مہر نبوت پر کلام۔

78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
20 امام عینی کا مہر نبوت پر کلام۔

الحكمة في الخاتم على وجه الاعتبار ان قلبه عليه الصلاة
والسلام ملنى حكمة و ايماناً. 79

21 امام اعظم کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔

79 ابو حنیفہ ینکر هذا ويقول بطهارة بوله

22 بے وضو میرے حضور ﷺ کی ناقہ مبارکہ نہ پکڑی۔

83 فکرت ان ارحل ناقه رسول الله ﷺ وانا جنب.

23 عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔

84 ولكن يكره استعمال اوانهم و ثيابهم سواء فيه اهل الكتاب.

24 اغماء، جنون اور نوم میں فرق ہوتا ہے

86 اغماء والفرق بينه وبين الجنون والنوم.

25 حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر حضور ﷺ نے وضو کا پانی ڈالا۔

87 وصب على فن وضولة.

26 حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہو گئی۔

87 فيه دليل على ان بركة يد رسول الله تزيل كل عله.

27 حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرمانا۔

88 ان يبسط فيه كفه فتوضا القوم كلهم.

28 حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔

89 دعا بقدر فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه.

29 سات کا عدد برکت والا ہے۔

92 ما الحكة في تعيين العدد بالسبعة التبرك و بركة.

30 حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا نکلتا۔

و يستفاد من هذا بلاغة معجزته ﷺ وهو ابلغ من تفجير

الماء من الحجر لموسى عليه الصلاة والسلام. 94

31 آدمی کا نام قرآن رکھنا جائز ہے۔

کنا نسبی مسعرا المصحف لصدقه. 94

32 موزوں پر مسح کرنا شعار اہلسنت ہے۔

شیخین کریمین کو افضل ماننا شعار اہلسنت تھے۔

راه ابو حنیفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن

نفضل الشيخين ونحب الختین ونرى المسح على الخفين. 97

33 نیند سے حضور ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

فاما سيدنا رسول الله ﷺ فمن خصائصه انه لا ينقع

وضوؤه بالنوم مضطجعا ولا غير مضطجعا. 110

34 گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور یہ کتنے ہیں؟

اجتنبوا السبع الموبقات الكبائر سبع. 114

35 محققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حیاتی ہے۔ اور ان میں شنی الا

یسبح بحمده علی عمومہ پر ہے۔

وان من شئ حی ثم حياة كل شئ بحسبه. 117

36 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر. 117

37 حضور ﷺ کے آثار مبارک میں تبرک ہے۔

ذلك من ناحية التبرک باثر النبی علیہ الصلاة والسلام. 117

38 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعينه او بعصنه بعد

اعادة الروح الى جسده.

118

39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

118 فيه دليل على استحباب تلاوة القرآن على القبور.

40 ایصال ثواب حق ہے۔

118 مر بین المقابر فقر الھو اللہ احد حد عشرة مرة.

41 ایصال ثواب پر دلائل مبارک۔

119 ولكن اجمع العلماء على ان الدعاء ينفعهم ويصلهم ثوابه.

42 صدقات و خیرات کا ثواب پہنچنا حق ہے۔

119 هل يبلغ ثواب الصوم او الصدقة او العنق حق.

43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔

127 واما النوم فيه فقد نص الشافعي في الام انه يجوز.

44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔

130 وكيفية طهارة بول الصبي والجارية على ثلاثة مذاهب.

45 ولادت کے بعد بچوں کو تبرکاً بزرگوں کے پاس لیکر جانا۔

131 وفيها استحباب حمل الاطفال الى اهل الفضل للتبرک.

46 بول کھڑے ہو کر کرنے کا مسئلہ۔

135 وقد اختلف العلماء في هذا.

47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسرائیل نام کی مچر تسمیہ۔

138 فان قلت ما وجه تلقيب يعقوب بن اسحاق.

48 بزرگوں سے دعا کروانا پرانا طریقہ ہے۔

138 ودعاه بان الله يجعل في ذريته الانبياء.

49 منی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ

145 اختلف فيه

50 واقدی کو معتبر نہ ماننے والوں کا رد۔

- قال بعضهم الواقدي لا يحتج به اذا انفرد
51 حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔
- لانه عرف من طريق الوحي فانه شفاء هم فيه
52 قاعدہ کلیہ۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔
- ان يكون حجة اولا يكون حجة سقط الاحتجاج
53 مرتد کو پانی پلانا حرام ہے۔
- ليس له ان يسقيه المرتد
54 متبرک شے کو چوسنا جائز ہے۔
- اذا ادر كنتم الصلاة وانتم في مراح الغنم فصلوا فيها فانها
سكينة وبركة
55 قاعدہ کلیہ۔
- والجرح المبهم غير مقبول عند الحذاق من الاصوليين
56 گھی میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔
- واما العسل واللبن ونحوها اذامات فيها الفارة
57 نحن الآخرون السابقون كما معنى۔
- ان هذه الامة آخر من يدفن من الامم و اول من يخرج منها
58 قذر کا ضبط۔
- والقذر بفتح الذال المعجمة
59 مکانات متبرک میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔
- ان الدعوة في ذلك البلد مستجابة
60 حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔

- اللهم عليك بابي جهل و عليك بعتبة ابن ربيعة و شيبة
بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية بن خلف و عقبه بن ابي
معيط وعما واميه بن خلف
171 تبرکات نبوی اور صحابہ کا غل۔ 61
- وما تنخم النبي نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فذلک
بها وجهه وجلده
176 تبرکات نبوی کے بارے میں امام عینی کا مذہب۔ 62
- اما بصاق النبي ﷺ فهو الطيب من كل طيب والطهر من
كل طاهر و ان البزاق طاهر اذا كان من فم طاهر
177 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرنا۔ 63
- ومن الاستنباط من هذا الحديث التبرک ببتراق النبي ﷺ
توقير اله تعظيما
178 نبیز سے وضو کرنے کا مسئلہ۔ 64
- واما الوضوء بالنبيذ جائز
179 نبیز سے غسل کا مسئلہ۔ 65
- اختلف المشائخ في جواز الاغتسال
180 بڑوں کا ادب کرو۔ 66
- فيه تقديم حق الاكابر من جماعة الحضور و تربيته على
من هو اصغر منه
187 وضو کے بعد روال استعمال کرنا کیسا ہے؟ 67
- وفيها كراهة التشيف بالمنديل
194 داؤ جمع کے لئے آتا ہے۔ 68
- ان الواز للجمع
194

- 69 کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 203 کان تدل علی الاستمرار.
- 70 لفظ کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- 206 لان هذه اللفظة تدل على الاستمرار والدوام.
- 71 ایک راؤ استفاحیہ ہوتی ہے۔
- 207 ان هذه الواو تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه.
- 72 حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ۔
- 216 انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج.
- 73 حضور ﷺ چار ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔
- 217 فاذا ضربنا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف.
- 74 انسان کو بشر کیوں کہتے ہیں۔
- 221 اى ظاهر جلده والمراد به ماتحت الشعر.
- 75 كاف مقارنہ بھی ہوتا ہے۔
- 223 هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة.
- 76 حالت جب میں تکبیر کروادی اس کا جواب۔
- 224 انه جنب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة.
- 77 حضور ﷺ کی شان مبارک۔
- 225 انه خاص بالنبي ﷺ.
- 78 تکبیر میں کب کھڑا ہو؟
- 225 وقد اختلف العلماء من السلف متى تقوم الناس الى الصلاة.
- 79 حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔
- 230 وكان بنو يعقوب اثني عشر رجلاً.
- 80 موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ پتھر کا پتھر سے بچانے والا۔

- 229 ففر الحجر بثوبه فخرج موسى في اثره.
- 81 وہ پتھر کو سنا تھا؟
- الحجر الذى وضع موسى ثوبه عليه هو الذى كاحمله معه
- 231 فى الاسفار فبضر به قيتفجر منه الماء.
- 82 حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی بارش ہوئی۔
- 231 فخر عليه الجراد من ذهب.
- 83 حضرت ایوب علیہ السلام سرکار لوط علیہ السلام کے دوہتے تھے۔
- 231 وامه بنت لوط عليه السلام.
- 84 مکانات متبرکہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- 232 وهى قرية من نوى عليه مشهد وهناك قدم فى حجر.
- 85 لفظ بلیٰ اور نعم میں فرق۔
- 232 لان بي مختصة بايجاب النفي ونعم مقرر ولما سبقها.
- 86 قاعدہ کلیہ۔
- 232 لان النكرة فى سياق النفى تفيد العموم.
- 87 اولياء كالميلين کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔
- 233 قال احمد يستنزل بذكره القطر
- 88 جو نگا غسل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔
- اتفق ائمة الفتوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام
- 234 بغير منظرانه تسقط شهادته بذلك.
- 89 بزرگوں کے پاس بے وضومت بیٹھو، صحابہ کرام کا ادب رسالت بجالانا۔
- 237 كنت جنباً فكهرت ان اجالسك وانا على غير طهارة.
- 90 مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی رہتی ہے۔

وانه طاهر سواء كان جنبا او محدثا حيا او ميتا وكذا سورة

عرقه ولعابه ودمعه. 239

91 انسان کے پینے کا حکم کیا ہے؟

ان عرق الجنب طاهر. 239

92 میت کو غسل دینے کی وجہ؟

فقيل انما وجب لحدث يحله باسترخاء لمفاصل لا لنجامته. 240

93 بزرگان دین کا ادب کرو۔

فيه استحباب احترام اهل افضل 240

94 اول حیض حضرت حوا علیہا السلام سے شروع ہوئی۔

ان ابتداء الحيض كان على حوا بعد ان اهبطت من الجنة. 256

95 حالت حیض میں وطی کرنے کا حکم۔

ان مباشرة الحائض على اقسام 266

96 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے۔

قال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار. 269

97 عقل کی تعریف۔

العقل جوهر خلقه الله في الدماغ. 271

98 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

ان الصدقة تدفع العذاب وانها تكفر الذنوب. 273

99 امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ غیبی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور آئمہ کے

خلاف مذہب ہے۔

واستدل بها على جواز قراءة الجنب القرآن 275

100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔

وللكلام الملك و تعرفه اوقات 293

101 رزق کا لغوی معنی

الرزق كلام العرب الحظ.

102 خارجیہ کے چھ فرقے ہیں۔

و كبار فرق الحروية ستة. 300

103 اہل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔

ولكن ممن يدعو او يومن وجاء بركة المشهد الكريم. 305

104 قاعدہ کلیۃ زمانہ کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

اليوم الفتوى على المنع مطلقا ولا سيما في الديار المصرية. 305

عمدة القاری

جلد نمبر 5

صفحہ

نمبر شمار

1. شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
- 8 کنا جلو ساً عند عمر رضی اللہ عنہ۔
2. حضور فاروق اعظم کا وجود قنوں کے آگے دروازہ ہے۔
- آپ کے وصال کے بعد قنوں کا دروازہ کھل جائے گا۔
- 10 ان الحائل بین الفتنة والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
3. آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
- 12 ان اتنوير بصلاة الفجر افضل وان تأخير العصر افضل
4. ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
- 19 اذا شدد الحرفا بر دوا بالصلاة۔۔۔
5. نماز ظہر کے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
- 21 اختلف الفقهاء فی الابراد الصلاة۔
6. (۱) دوزخ کا شکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
- 23 اشتكت النار شكوى النار الى ربها۔
- (۲) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
- 23 لا يحتاج الى تاويله۔
- (۳) دوزخ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
- انا النار تخاطب سيدنا محمد ارسل الله ﷺ
- (۴) جنت و دوزخ کا دور سے سننا حق ہے۔

وہو یرل علی ان النزل تفہم و تعقل و مرجاء انہ لیس سنئ اسعح من الجنة والنلر 23
7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔

ضربت بالماء سبعین مرة۔
24 حضور ﷺ کا علم کل کا ثبوت۔

ان يقول سلونى۔
26 سلونى کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔

هو سلونى لانه بلغه ان قوما من المنافقين۔
27 نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ

وقد اختلف الناس فى جواز الجمع بين الصلاتين
31 امام عینی کی تحقیق اور امام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)

واحسن التاويلات فى هذا۔
31 ظہر کا دو مثل تک ہونا۔

صلی بی العصر حين كان ظله مثله
33 حضور ﷺ کا عصر کی نماز پر تاکید فرمانے کی وجہ۔

ان يكون تخصيص العصر لكونه جوابا بالسائل۔
38 (1) رویت باری تعالیٰ مومنین کیلئے جنت میں حق ہے۔

انکم سترون ربکم کماترون هذا۔
43,42 (2) رویت کے منکرین خارجی معتزلہ مرجعہ ہیں۔

منع من ذالك المتزلة والخوارج وبعض المرجعة۔
43 (3) رویت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

ولا هل السنة ما ذكرناه من الاحاديث الصحيحة۔
43 (4) خارجیہ معتزلہ کے عقلی دلائل۔

ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الجواز۔
43 حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل۔
44 ملائکہ کا حج اور عصر کے وقت آنا۔

واما الملائكة فعندا كثر العلماء دهم۔
44 (1) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کرانا کاتبین کے علاوہ ہیں۔

والظاهر انهم غير همالانه قد جاء فى بعض الاحاديث۔
45 (2) کرانا کاتبین کا آدمی کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر قیامت تک رہنا

ايصال ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔
45 اذامات العبد جلس کا تباہ عند قبرہ۔

عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت
45 (3) شہور معهم الصلاة فى الجماعة۔

صبح اور عصر میں فرشتے باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔
45 (4) اللفظ يحتمل بالجماعة وغيرهم۔

اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت
46 (1) المحكمته فيه استدعاء شهادتهم لنبي آدم بالخير۔

انبياء كرام اور اوليا كرام کی محبت تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔
46 (2) وفيه الايدان بان الملائكة تحب هذه الامة۔

20. امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام عینی کا جواب
قال النووي قال ابو حنیفة تبطل صلاة الصبح بطلوع الشمس۔ 48
21. احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔
واما الجواب عن الحديث المذكورة۔ 48
22. اشیاء میں اصل اباحت ہے (قاعدہ کلیہ)
لان الاصل في الاشياء اباحة۔ 49
23. حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔
انما بقاء کم فیما سلف قبلکم من الاصم۔ 50
24. جن احادیث میں مثالیں بیان کی گئی ہوں انکا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔
بان الاحکام لا تتعلق بالا حدیث التي تالی لضرب الامثال۔ 51
25. عصر کا وقت دو ٹوٹی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔
لا يصح الاعلى مذهب الحنفية۔ 52
26. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استاجر قومًا۔ 53
27. حضور ﷺ حیات میں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے
اجتاحت به النخاري ومن قال بقوله على الموت النضر۔ 62
28. صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔
لا صلاة بعد صلاة الصبح في تطلع الشمس۔ 76
29. عصر کے بعد جو نماز پڑھتا حضرت عمر اسکو درے لگاتے تھے۔
وكان عمر يضرب على الركعتين بعد العصر۔ 77

30. حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو مارنا۔
وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر۔ 77
31. عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جواز جن احادیث سے نکلتا ہے اور اس کا جواب۔
نم يكن رسول الله يدغمها سرا و علانية ركعتان۔ 78
32. شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
اول الامر قبل النهي۔ 78
33. عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
اجيب عنه بان الهني كان في صلاة لا سبب لهاو۔ 86
34. حدیث فعلی اور قولی کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح ہوگی۔
ان الهني قول و صلاته فعل۔ 86
35. روح کے متعلق کلام۔
الارواح جمع روح يذكرويون وهو جوهر لطيف نوراني۔ 88
36. کرامات حق ہیں۔
وفيه اثبات كرامات الاولياء وهو مذهب اهل السنة۔ 101
37. اذان کی مشروعیت۔
اذ اسمع المنادي نيادي۔ 106, 102
38. حضور صاحب امر اور نبی ہیں۔
لان اطلاق مثله ينصرف عرفا الى صاحب الامر والنهي۔ 103
39. اذان فرض ہے یا واجب اسکی تحقیق۔
ان الشفع واجب ليقع الاذان۔ 104

40. غیر نبی کے خواب پر جب احکام شروع نہیں ہوتے
تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے شروع ہو جاتی ہے۔
فی اثبات الاذان برویا عبد اللہ بن زید۔ 107
41. آسمانوں کی آوازیں سنتا۔
والحکمة فی تخصیص الاذان برویة الرجل ولم یکن یوصی۔ 107
42. اذان میں ترجیح کا مسئلہ۔ ابو محذورہ کی ترجیح والی حدیث کا جواب۔
ان ترک الترجیح لم یضره وحجة الشافعی حدیث ابو محذورہ۔ 108
43. ہذا من قول ایوب لامن قول النبی۔
هذا للفظ اعنی قوله الا اقامة من قول ایوب۔ 109
44. (۱) اذان کے فضائل (۲) امام عینی کے مطابق اذان کی شن۔
(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔
45. ہذا تمثیل لحال الشیطان عند هرو به من سماع الاذان۔ 111
ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (سمع کاحل)
- انما یہرب من الاذان حتی لا یشہد بما سمعه۔ 112
46. شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔
وحاء ستة وثلاثون ميلا۔ 112
47. تنویب کا معنی۔
معنی التثویب فی الاصل الاعلام بالشیء۔ 112
48. مؤذن کے فضائل۔
کذلک المؤذن له اجر عظیم۔ 113

49. ہر شے میں سمع ہے۔
ویصدقہ کل رطب ویابس سمعه۔ 113
50. اذان سے عذاب معاف ہو جاتا ہے۔
اذان فی قرته امنها الله تعالى من عذابه ذلك اليوم۔ 113
51. ہر شے میں سمع حقیقتہ ہے۔
فانه لا یسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس۔ 114
52. ہر شے حقیقتہ سنتی ہے یہ حق ہے۔
قیل المراد به کل ماسمع المؤذن من الحيوان۔ 115
53. جناب بنی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔
وفیه ان الجن یسمعون اصوات بنی آدم۔ 115
54. وسیلہ کا معنی
الوسيلة وهی فی اللغة ما یقرب به الى الغير۔ 122
55. امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استغاثت حاصل کرنا۔
والاستعانة بدعائه فی حوائجه۔ 123
56. حضور کا مقام محمود پے فائز ہونا۔
وقیل اجلسه علی العرش وقیل علی الكرسي۔ 123
57. صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔
استنفر علیه الصلاة والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔ 125
58. بعض مالکی جمعہ کو فرض بھی نہیں مانتے اور امام مالک سے روایت سنت
ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔

- بعض المالکۃ حیث قال ان الجمعة لیست بفرض - 128
59. حضور کے تین موذن تھے۔
130. کان الرسول اللہ ﷺ ثلاثۃ موذنین۔
60. حضرت بلال کا رات کو اذان دینے کی وجہ۔
130. الذی کان یوذن باللیل قبل دخول الوقت۔
61. شام کے وقت دو نفل جماعت سے پہلے پڑھتا۔
139. سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب۔
62. حج کے فرضوں کے بعد نفل پڑھنے کی ممانعت۔
141. ان رسول اللہ خرج علینا ونحن نصلی هذا الصلاة۔
63. امامت اذان سے افضل ہے۔
144. فیہ حجة لا محابنا فی تفضیل الامامة علی الاذان۔
64. امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
148. وکان ابن عمر لا یجعل اصبعیه فی اذنیہ۔
65. امام کو رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ فاتحہ فرض نہیں ہے۔
152. وهو قول الجمهور انه یکون مدر کما تلك الركعة۔
66. حی علی الصلاة پر کھڑے ہونا چاہیے۔
154. وقال ابو حنیفة و محمد یقومون فی لصف اقل حی علی لصلاة۔
67. انبیاء کرام کا انسان بطور تشریح ہوتا ہے۔
156. جواز النسیان علی الانبیاء فی امر العبادۃ لتشریح۔

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
167. منه الدلائل علی تفضیل صالحی الناس علی الملائکة۔
69. شہداء کی پانچ اقسام ہیں۔
170. الشهداء خمس المطعون والمطون والغریق۔
70. شہید کے معنی۔
171. لشهداء جمع شہید سمي به لان لملائکة یشهدون موته فکان صہودا۔
71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
172. قال مالک والشافعی واسحق لا یصلی علیہ۔
72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
174. انما فضل المسجد الجامع بلجمعة۔
73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
174. اذا کان امام القریب مبتدعا اولحاناً فی القراءة۔
74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
178. قدم الامام العادل فی ذکر السبعة کثر مصلحة۔
75. صدقہ کی فضیلت۔
180. ان الملائکة مقاتل یارب هل من خلقتک ستی۔
76. صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنا پڑھنے سے اس مسئلہ پر تحقیق۔
184. اختلف العلماء فیمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
185. واستدل من اجاز ذلك۔

78. صحابہ کا عمل یہ تھا کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔
قال البيهقي هذه الزيادة لا صل لها۔ 185
79. سنت فجر کی تاکید۔
ان رسول الله لم يكن على شئ من النوافل۔ 185
80. حضور کا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آخری عمر میں مصلیٰ کا نام بتانے کی خلافت پر دلیل ہے۔
لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي۔ 186
81. آخری امامت کروانے کی روایات مبارکہ
ذكر اختلاف الروايات في هذه القصة۔ 187
82. حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا۔
فلما حفل المسجد ذهب ابو بكر يجلس۔ 187
83. حضور نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں
ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔
انه ﷺ في علة صلاتين في المسجد۔ 188
84. حضرت فاروق اعظمؓ کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔
مروا ابا بكر يصلي بالناس خرج عبد الله بن ترمجة۔ 188
85. حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے انکار کی وجہ خلافت پر واضح دلیل ہے۔
انها علمت ان الناس علموا ان اباها يصلح لخلافة۔ 189
86. حضرت صدیق اکبرؓ کا حضرت عمرؓ کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔
ان رسول الله ﷺ يامر ان تصلي بالناس۔ 189

87. حضرت صدیق اکبرؓ کے افضل الصحابہ ہونے کی دلیل۔
فيه تقديم ابى بكر و ترجيحہ على جميع الصحابة۔ 190
88. حضور امام تھے یا حضرت صدیق اکبرؓ امام تھے۔
هل كان البنى الامام او ابو بكر الصديق۔ 191
89. آخری نماز حضور نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے ادا فرمائی۔
فان الصلاة التي كان فيها النبى اماما۔ 191
90. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکابرین کا طریقہ ہے۔
فصل رسول الله في بيتي مكانا اتخذہ مصلی۔ 193
91. بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔
فيه جواز اتخاذ الطعام لا ولي الفضل لستفيد من علمهم۔ 195
92. نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔
كراهة الصلاة محضرة الطعام الذي يريد اكله۔ 197
93. دو عہدوں کے دوران جلسہ کا حکم اور دوسری رکعت اٹھنے پر زمین پر ٹیک لگا کر اٹھنا۔
اختلف العلماء في هذه الجلسة۔ 201
94. (1) حضرت صدیق اکبرؓ افضل الصحابہ ہیں۔ (2) خلافت صدیق اکبرؓ پر دلیل۔
فيه دلالة على فضل ابى بكر۔ كان ابو بكر اعلمنا
ومراجعة الشارع بانہ هو الذى يصلى تدل على ترجيحہ
على جميع الصحابة وتفضيله۔ 203
95. حضور کا سیدنا صدیق اکبرؓ کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔
لان اشارته اليه بالتقديم امر له بالصلاة۔ 205

95. خلافت صدیق اکبر کی دلیل۔

- 205 ان ابا بکر کان خلیفة فی الصلاة الی موتہ ﷺ
96. وہابیہ ملعونہ کی صراطِ حجیم کی عبارت کا جواب۔
- 208 فصلی ابا بکر فحاء رسول اللہ ﷺ۔
97. حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حقیر کر کے پیش کرو۔
- 210 و نعمتم یقل ابو بکر مالی او مالا ابی بکر تحقیر النفسہ۔
98. حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔
- 210 لان ذلك من خصائص النبی ﷺ۔
99. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 211 فیہ فضل ابی بکر علی جمیع الصحابة۔
100. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 211 فیہ تقدیم الاصلح والافضل۔
101. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا جائز ہے۔
- 213 استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت له۔
102. امام بیضاوی اور مقتدی کھڑے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔
- 216 فیہ دلیل علی محبة امامة القاعد للقائم۔
103. امام سے پہلے سرائٹھانے والے کا شر
- 223 مایا من الذی یرفع راسہ قبل الامام۔
104. پہلے سرائٹھانے پر وعیدیں۔
- ملین للذی یرفع راسہ فی صلاتہ فی یحول للہ صورتہ فی صورة لحمل۔ 223

105. شیعوں کی شکل موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہو جاتی ہے۔

ان جماعة من الشيعة الذين يسبون الصحابة قد تحولت صورتهم لی
صورة حمار وخنزیر عند موتهم۔ 224

106. قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔

ظاهرہ بدل علی جواز القراءة من المصحف فی الصلاة۔ 225

107. غلام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔

واما اقامة العبد فقد قال اصحابنا تکرہ امامة انعید۔ 225

108. ولد الزنا کی امامت کا مسئلہ۔

واما امامة ولد الزنا فحائزہ عند الجمهور۔ 226

109. جاہل کی امامت کا مسئلہ۔

والا عراب سكان البادية من العرب۔ 226

110. وہ کوئی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر مقتدی کی جائز ہوتی ہے۔

ان الامام اذا ظهر محدثا او جنبالا یعید الموتم صلاة۔ 229

111. صحابہ کرام اور تابعین کا حکام ظالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔

ان الحجاج لما اخر الصلاقی بعرفة صلی ابن عمر رحله۔ 230

112. بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ اور بدعت کا معنی۔

وهی علی قسمین بدعة ضلالة وبدعة حسنة۔ 230

113. حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عدیس اور کنانہ بن خارجی تھا۔

امام الفتنة هو عبدالرحمن بن عدیس۔ 231

114. خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔
 231 وصلاة الخارجی غیر صحیحہ۔
 115. جمعہ کیلئے سلطان یا کاتب ہونا شرط ہے۔
 232 ولہ امام عادل۔
 116. وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔
 232 لا یفسی خلف احد من اهل الاهواء۔
 117. حضرت معاذؓ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔
 فی ہذا رو عنی من زعم ان المراد ان الصلاة التي كان يصليها مع
 النبي غير الصلاة التي كان يصليها بفوحه۔
 236 مقتدی فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یا نہیں اس مسئلہ کی تحقیق۔
 118. استدلال لشافعی بهذا الحديث عنی حجة اقتداء المفترض بلمنقل۔
 239 امام طحاوی کے جوابات۔
 119. لاحجة فيها لانها لم تكن بامر النبي ولا تقريره۔
 239 انی اراکم ظہری ظاہر پر محمول ہے۔
 120. هذا تاويل لا حاجة اليه بل حمل ذلك على ظاهره۔
 254 رويت ميرے حضور کی بفضل ایزدی سے ہے۔
 121. ولا يلزم رویتنا تلك الحاسة۔
 255 جو صف میں اکیلا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
 122. اختلف اهل العلم فيمن صلى خلف الصف وحده۔
 261

123. امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حاجب ہو تو کیا حکم ہے۔
 262 ولكن مافی الباب يدل على ان ذلك جائز۔
 124. نوافل کی جماعت جائز ہے۔
 264 وفيه جواز النافلة في جماعة۔
 125. تراویح کی بیس رکعت ہیں۔
 267 ثم انها عشرون ركعة۔
 126. تکبیر تحریر کا مسئلہ۔
 268 واختلف العلماء في تكبير الاحرام۔
 127. رفع یدین کی بحث۔
 272 فيه رفع الیدین عند تكبير الركوع۔
 128. عدم رفع کے قائلین۔
 عند ابی حنیفة واصحابہ لا یرفع یدیه الا فی تکبیر الاولى۔
 272 عدم رفع کے دلائل۔
 129. كان النبي اذا كبر الافتتاح الصلاة۔
 273 رفع یدین منسوخ ہے اسکی دلیل۔
 130. والذي يحتج به الخصم من الرفع۔
 273 رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔
 131. مارایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول۔
 273 ابو حمید سعدی کی حدیث کا جواب۔
 132. ان ابا داؤد قد اخرجه من وجوه كثيرة۔
 273

133. حضرت ابوہریرہ کا جواب۔
 273. فط ان حجاج الخصم بحديث ابى هريره۔
 134. حديث وائل بن حجر کے جوابات۔
 274. فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔
 135. حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اسکی ترجیح کی وجہ۔
 274. اخرجه ابو داؤد والنسائي فجوابہ۔
 136. حدیث علی کا جواب۔
 274. فان احتج الخصم الحديث بحديث علي۔
 137. دور کھتوں سے اٹھتے وقت بھی رفع کرے۔
 276. واذا قام من الركعتين رفع يديه۔
 138. ہاتھ نماز میں کہاں باندھے۔
 278. ان الكلام في وضع اليد على اليد في الصلاة على وجوه۔
 139. پہلا مقام نفس وضع میں ہے۔
 279. في اصل الوضع فعندنا بضع وبه۔
 140. دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
 279. في صفة الوضع عندنا۔
 141. تیسرا مقام ہاتھ کہاں باندھے۔
 279. في مكان الوضع فعندنا۔
 142. چھوٹا مقام ہاتھ باندھنے کا وقت کونسا ہے۔
 279. وقت وضع اليدين و الاصل فيه۔

143. پانچواں مقام ہاتھ باندھنے کی حکمت ہے۔
 279. في الحكمة في الوضع على الصدر او اسرة۔
 144. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔
 281. هذا ظاهر في عدم الجهر بيسلمة۔
 145. بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔
 282. ان هذا الحديث رواه عن انس۔
 146. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔
 282. لم يكن رسول الله ولا ابابكر وعمر يجهرن بيسم الله۔
 147. اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔
 283. في اختلاف الفاظ هذا الحديث۔
 148. بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)
 284. احتج به ملك واصحابه على ترك التسميه في ابتداء الفاتحة۔
 149. (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔
 284. في انها يجهر بها ام لا۔
 150. جن احادیث میں بسم اللہ آواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ انکے جوابات۔
 285. واما حديث ابى هريره فرواة النسائي في سنة۔
 151. حدیث ابن عباس کا جواب۔
 287. واما حديث ابن عباس ماخرجه البيهقي في سنة۔
 152. حکم بن عمیر کی حدیث کا جواب۔
 289. واما حديث الحكم بن عمير فاخرجه دارا لقطنی۔

153. حدیث جابر کا جواب۔
289. واما حدیث جابر فانخرجه الحاكم في الاكلیل۔
154. احادیث جہر کی کل احادیث ضعیفہ ہیں۔
290. واحادیث الجہر وان كثرت روايتها فكلها ضعيفة۔
155. امام بخاری کو امام اعظم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جہر پڑھنے کی حدیث نہیں لائے۔
290. وهذا لبخاری مع شدة لتعصبه۔
156. امام ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
290. هذا ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه۔
157. احادیث جہر مقدم ہیں اس کا جواب۔
290. احادیث الجہر تقدم على احادیث الافقاء و باشاء۔
158. خارجی کش حدیث۔
291. كان رسول الله يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم۔
159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
291. في كونها من القرآن ام لا وفي انها من الفاتحة ام لا۔
160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانك اللهم يا كبر اور۔
294. هذا الباب دليل على انه يرى الاستفتاح بهذا۔
161. بلی کی بددعا سے دوزخ میں جانا۔
297. قال اتخذ شها هرة قلت ما شان هذا۔

162. صلاة كسوف کا طریقہ کیا ہے؟
300. وهي كهيفة النافلة عندنا بغير اذان والاقامة۔
163. احناف کے دلائل۔
302. واحی بنا احتجوا فيما ذهبوا اليه۔
164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔
302. في صفة القراءة فيما فمذهب ابی حنفية۔
165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔
303. في صلاة كسوف القمر قال اصحابنا ليس في خوف القمر۔

عمدہ القاری

جلد نمبر 6

- نمبر شمار صفحہ
1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
 11. لا یقرأ الموتم شیئا من القرآن ولا بفتحہ الكتاب فی شی من الصلوات
 2. دلائل عدم قرات فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔
 11. لا صلوة حدیث مشہور اور اس کا جواب۔
 - نفی بمنفی نہیں کہتے ہیں۔ لا صلوة بمنفی لاتصلوا۔
 12. دلیل عدم قرات۔ قراءۃ الامام قراءۃ لہ۔
 3. امام عینی کا امام دارقطنی کو بے حیاء فرمانا جو امام اعظم کو ضعیف فی الحدیث کہتے ہیں وہ بے حیاء ہیں
 12. لو تاذب دارقطنی واستحیی
 4. قراءۃ کو منع کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قراءۃ کو منع کرتے تھے۔
 13. کانوا ینہون عن القراءۃ خلف الامام
 5. جو قراءۃ کرے اسکے منہ میں مٹی بھرو۔
 13. ملی فواہ تراہا۔
 6. بیہقی کی حدیث کا جواب
 13. قولہ قراءۃ الامام قراءۃ لہ۔
 7. حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
 14. من صلی صلاۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج کا جواب
 8. فاقرء ما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
 14. قولہ تعالیٰ فاقرؤا اما تیسر.....

9. حدیث ابوداؤد کا جواب
 روی ابو داؤد امر النبی ﷺ ان انا دی انه لا صلوة الا
 بقراءة فاتحه الكتاب
 10. امام عینی کا آخری فیصلہ
 وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحة
 11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب
 فی حدیث ابوداؤد المذكور امره
 12. لاصلاة كما معنى
 قال سفیان لمن یصلی وحده
 13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب
 هذا لا يدل على الوجوب
 14. امام عینی کا شافعیہ پر جواب ساکت
 انما جعل الامام ليؤتم به
 15. ابن عجلان پر اعتراضات اور اسکے جواب
 انما هي من تخاليف ابن عجلان
 16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراة صحیح ہے
 قال هو عندی صحیح
 17. فاتحہ فرض نہیں ہے
 ثم اقراء ما تيسر معك من القرآن
 18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا
 كانوا اثني عشر الفا
 19. جن کب پیدا کیے گئے۔

38. فی ابتداء خلق الجن
 20. سورتوں اور آیات کی ترتیب توفیقی ہے۔
 41. ترتیب السور من ترتیب النبی ﷺ او من اجتهاد المسلمین
 21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
 45. وفيه دليل ان صلاة من الليل....
 22. آمین قراة میں داخل نہیں ہے۔
 48. ان آمین ليس من القرآن
 23. قراة خلف الامام نہیں ہے۔
 49. اذا امن الامام فامنوا فانهم من وافق تامينه الملائكة غفر له
 24. دور سے سننا حق ہے۔
 47. اهل السماء امين نحفر له ماتقدم من ذنبه
 25. آہستہ آمین کہنے کے دلائل۔
 53-50. وهو قول ابی حنیفة والکوفیین واحد قولی مالک
 26. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
 54. انه انتهى الى النبي ﷺ
 27. حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت
 64. ابن مسعود اسلم قديماً وهو صاحب نعل رسول الله ﷺ
 28. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
 68. ثم اقرآ ما تيسر معك من القرآن
 29. دعاء قنوت و ترووں کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
 73. وقال الترمذی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر
 30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے

- 74 رایت بضعة وثلاثین ملگا۔
31. ذکر بالجہ جائز ہے۔
- 76 وفيہ دلیل علی جواز رفع الصوت بالذكر.
32. جہدے میں گھٹنے پہلے ہاتھ بعد میں۔
- 78 وضع الركبتين قبل الیدين اولی.
33. میرے حضور ﷺ کا پل صراط سے سب سے پہلے گزرنے اپنی امت کے ساتھ
- 82 فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم امتی فرمانا۔
- 82 اللهم سلم سلم
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
- 82 فیخرو جونہم ویعرفو لهم بآثار السجود
36. آخری جنتی جسکو گیارہ دنیا برابر جنت ملیگی۔
- 82 وهو آخر اهل النار دخولا الجنة.
37. بروز قیامت رویت باری تعالیٰ حق ہے معتزلہ کے دلائل مع جوابات یہ اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔
- 88 ان الله تعالى يصح ان یوی بمغی انه ینکشف لعباده.
38. جہدہ سات اعضا پر ہوتا ہے جبکہ وہ بالی تقبیل رجل وید اور قبر کے چومنے کو بھی جہدہ کہتے ہیں
- 91,89 ان یسجد علی سبعة اعضاء
39. جہدہ محض پیشانی پر اور ناک نہ لگانے پر حکم
- 90 واختلفوا فی السجود علی الانف
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

- 102 وقد اختلفوا فی صفة الجلوس فی الصلاة
41. تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت
- 105 ان هیئة الجلوس فی الصلاة
42. جہدہ ہو کیسے کرے؟
- 108 ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک ایھا النبی کا ذکر
- 111 ویحتمل ان یقال علی طریقة اهل العرفان
44. تشہد عبداللہ بن مسعودؓ
- 111 عن ابن مسعود علمنی رسول الله التشهد
45. تشہد عباسؓ
- 113 واما حدیث ابن عباسؓ
46. تشہد عبداللہ بن عمرؓ
- 113 واما حدیث عبداللہ بن عمرؓ
47. تشہد عبداللہ بن زبیرؓ
- 113 واما حدیث عبداللہ بن زبیرؓ
48. تشہد جابر بن عبداللہؓ
- 114 واما حدیث جابر بن عبداللہؓ
49. تشہد سیدنا امیر معاویہؓ
- 114 واما حدیث معاویہؓ
50. تشہد سمرہ بن جندبؓ
- 114 واما حدیث سمرہ بن جندبؓ
51. تشہد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی وجوہات (تین وجوہات)

- 114 فی ترجیح تشہد ابن مسعود
52. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح کیوں؟
116 انما سمي مسيحاً لانه يمسح بيده الابروي
53. بخشش محض فضل و رحمت کے طور پر ہے
119 وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54. ایصال ثواب حق ہے
120 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ سنت ہے
125 ان رفع الصوت بالذكر حين ينصوب الناس من المكتوبة
56. حضور ﷺ کی صحبت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتی
129 ان ادراك صحبة رسول الله لحظة تغير لا يوازيهما عمل
57. غنی شاکر اور فقیر صابر میں کون افضل ہے۔
131 فی التفضيل بين الغنى الشاكر والفقر الصابر
58. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ۔
134 فيه استحباب هذا لذكر عقيب الصلوات
59. صحابہ کرامؓ کا اللہ و رسولہ اعلم کہنا۔
134 قالوا الله ورسوله اعلم
60. امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کر لے۔
139 ان الجمهور على ان الامام لا يتطوع في مكانه
61. قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
152 فيه جواز الصلاة على القبر
62. جمعۃ المبارک میں غسل کا حکم

- 153 بوجوب غسل الجمعة.
63. عورتوں کا نمازوں میں حاضر ہونے کا حکم
154 فی خروج النساء الى المساجد
64. زمانے کے بدلنے سے بڑا احکام بدل جاتے ہیں۔
158, 156 لا يما في هذا الزمان لنسوع الفساد في اهله
65. جمعہ کی فرضیت کے دلائل۔
162 ثم فرضية الجمعة بالكتاب والسنة والاجماع
66. ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتیٰ کہ جبریلؑ کا بھی حاضر ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضورؐ کے حاضر ناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
171, 170 فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر
67. مردوں کیلئے ریشم کا پہننا۔
179 اختلف الناس في لباس الحرير
68. جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
187 ان الجمعة تقام في القرية
69. حنفیہ کے دلائل گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ امام نووی کا اعتراض اور اس کا جواب۔
188 قال النووي حديث على ضعيف متفق على ضعفه الجواب عن الاول
70. جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
191 السنة بان الذي يقيم الجمعة السلطان
71. شہر کی تعریف
194 مالقرية الجامعة قال ذات الجماعة والا مير
72. حضرت انسؓ جمعہ کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔

- وكان انس في قصره احبانا. 197
73. گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔
- كان الناس ينتابون يوم الجمعة. 199, 198, 197
74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔
- ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس 201
75. حی الصلوة پر کھڑے ہونا
- لا تقوموا حتى تروني وعليكم السكينة 206
76. بدعت حسنہ کا اجراء۔ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا دوسری اذان جمعہ شروع کروانا۔ فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء. 210
77. خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔
- كان يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ 210
78. بدعت حسنہ کا جواز
- الاذان الاول يوم الجمعة بدعة حسنة 211
79. بدعت حسنہ جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔
- اما الاذان الاول فنحن ابتدعناه لكثرة المسلمين 211
80. صحابہ کرامؓ کا بدعت حسنہ کو پسند فرمانا۔
- ولكن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان وموافقة سائر الصحابة له بالسكوت. 211
81. حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔
- كان النبي ﷺ يصلي الى جذع. 215
82. ہنئی شے پر نفل پڑھنا سنت ہے۔
- وفيه استحيات الافتتاح بالصلاة في كل شئ جديدة

- 216 اما شكروا واما تبركا.
83. حضور ﷺ کا علم کل۔
- 222 مامن شئی لم اكن اريته
84. قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- 223 اذا قبر الميت
85. دور سے سننا حق ہے۔
- 224 ان المومن اذا وضع في قبره.
86. عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- 224 وفيه يمثل له عمله في هيئة رجل حسن الوجه.
87. حضور کا علم ما يكون ہوتا۔
- 227 فان هذا الحي من الانصار يقلون ويكثر الناس
88. حضور ﷺ کو مافی الغد کا علم حاصل ہوتا۔
- 228 وفيه الاخبار بالغيب لان انصار قلوا وكثر الناس.
89. ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- 229 وقفت الملائكة على باب المسجد.
90. خطبہ کے وقت نماز کا کلام سب کچھ منع ہے۔
- 230, 234 اذا اخرج للخطبة.
91. حدیث سلیم کے جوابات
- 232 الصلاک حن زاک من ثلاثة اوجه.
92. خطبہ کے وقت تحیہ المسجد کے نفل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- 234 ان الداخل والامام في الصلاة تسقط عنه التحية.
93. حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد مانگنا حق ہے۔

- قام اعرابی فقال يا رسول الله هلک المال . 237
94. وقت خطبہ کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
- اذا قلت لصاحبک الفت يوم الجمعة . 240
95. جمعہ شریف کے فضائل اور سائے مقبولہ ۔
- فقال فيه ساعة لا يوا فقها . 241
96. السائے المبارکۃ فی الجمعة ۔
- الاحادیث الواردة فی تعیین السائے المذکورة . 242
97. امام یحییٰ کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس اقوال ہیں
- الکلام هنا فی بیان السائے المذکورة . 242
98. جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا ۔
- من کان منکم مصلیا بعد الجمعة . 249
99. جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے ۔
- اختلف العلماء فی الصلاة بعد الجمعة . 250
100. صلاة خوف کب فرض ہوئی ۔
- واختلف اهل السير فی ای سنة . 255
101. صلاة چھ طرح منقول ہے ۔
- صلاة الخوف عن النبی وجوه كثيرة مذکر منها ستة اوجه . 256
102. ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاة خوف پڑھی ۔
- تلك المواطن . 257
103. اجتہاد کی دلیل اول ۔ مجتہد خطا کر جائے تب بھی ثواب پائے گا ۔
- لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظة . 263
104. اغزاب کی وجہ تسمیہ

- وسمیت بالاخراب . 264
105. اجتہاد کی دلیل
- فقیہ دلیل لمن یقول بالمفهوم . 265
106. منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- عند النبی ﷺ الاول الکلام فی الغناء . 268, 271
107. عیدیں
- عن النبی قدم النبی المدينة . 270
108. عیدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے ۔
- ان اظهار سرور فی الاعیادین شعائر الدین . 271
109. نماز عید سنت ہے یا واجب
- ان صلاة العید سنة . 273
110. عید گاہ میں منبر سب سے پہلے کس نے بنایا ۔
- وقد اختلف فی اول من فعل ذالک . 280
111. الصلاة جامعة کہنا عید وغیرہ میں جائز ہے ۔
- الصلاة جامعة بنصب الاول . 282
112. زمانے برکت والے ہوتے ہیں ۔ زمانات متبرکہ
- وفیه تفصیل بعض الازمنة . 290
- مکانات بھی برکت والے ہوتے ہیں ۔ مکانات متبرکہ
- انه قال ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی هذه . 291
113. تکبیر تشریف کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- وجوبه علی الاختلاف فی ایام التشریف . 293
114. زمانے برکت والے ہوتے ہیں

عمدة القاری

جلد نمبر 20

- 294 يدعون بدعائهم يزجون بركة ذالك اليوم .
 115 صدقة کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔
 301 ان الصدقة من دوافع العذاب .
 116 ادب رسالت مآب ﷺ جب بھی اسم مبارک لیں تو بائی کہیں۔
 302 قالت نعم بابي .
 117 عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلئے جانا۔
 زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
 303 في هذا الزمان لا يفتي به لظهور الفساد .

1. حوض کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
احادیث الحوض صحیحہ والا ایمان بہ فرض۔ 3
2. کوثر سے کیا مراد ہے حضور ﷺ۔ باری خدا کی کے مانگ ہیں۔
الخیر کلہ نورہ فہ غیبہ 3
3. حوض کوثر کے نورے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔
آبہ کعدہ السحوم 3
4. کوثر سے کیا مراد ہے
ہو الخیر الذی اعطاه اللہ ایاہ۔ 4
5. حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔
اللہم فقہہ فی الدین و علمہ التاویل۔ 5
6. ام جمیل کا راستے میں کانٹے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔
کانت تنشر العدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیطوہ کما یطاء
احدکم الحریر۔ 8
7. علم اولیاء۔
علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم یزل وحیا
قط الا بالعربیۃ۔ 14

8. بدعت حسنہ کا اجراء شیخین کریمین نے کیا۔
کیف تفعل شیفا لم یفعلہ رسول اللہ ﷺ۔
9. حضرت عثمان نے کتنے مصاحف ملکوں میں بھیجے۔
واختلف فی عدد المصاحف الی ارسل بہا۔ 18
10. اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلا دیے گئے اور انکا جواب
کیف جاز احراق القرآن 18
11. پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔
ان المصحف اذا بلی بحیت لا ینتفع بہ یدفن فی مکان
طاهر بعید عن وطاء الناس 19
12. حضور ﷺ کو واقعہ الک کا علم تھا اس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا
دورہ فرماتے تھے اس میں سورۃ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔
13. انہ عارضنی العام مرتین ولا اراہ الا حضرا جلی۔ 24, 23
حالت نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔
14. کنت اصلی فرعانی النبی ﷺ فلم احبہ۔ 29
تعویذ دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔
15. ان نفرنا غیب فهل منکم راق فقام معہا رجل ما کنا نا بہ
برقیۃ فرقاہ فبراء۔ 29
حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔
- وکلنی رسول اللہ ﷺ بحفظ زکاة رمضان۔ 30

16. سیکھ کر کیا ہے اس پر چند اقوال۔
 31. واختلف اهل التاويل في تفسير البكينة۔
 17. تلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔
 35. تلك الملائكة دنت لصوتك
 18. امام بخاری نے اہل تشیعہ کا رد کیا۔
 36. قد ترجم لهذا الباب للرد على الروافض
 19. محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابو بکر نے حضرت علی کا عطا فرماتا
 خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
 37. فيه نكتة لطيفة من البخاري حيث استدلل على الروافض
 20. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
 انما اجلکم فی اجل من خلا من الاحم کمابین صلاة العصور
 38. مغرب الشمس س
 21. تغن بالقرآن کا معنی۔
 و اختلفوا في معنى التغنى فمن الشاقعي تحسين
 الصوت بالقرآن
 40. حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر
 22. كان لدأود عليه والسلام معرفة يتغنى عليها۔
 40. امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت
 23. فاذا قرأناه فاتبع قرأه فاذا انزلناه فاستمع
 60.56.54

24. اہل خوارج کی علامات
 61. باتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الانسان
 25. نکاح افضل ہے یا عبادت۔
 66. التخيير بين النكاح والتسرى
 26. حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔
 66. صاحب الشرع ﷺ اعلم بتلك المقادير و المصالح
 27. نکاح متعہ منسوخ ہے۔
 73. ثم رخص لنا ان تنكح المرأة بالثوب
 28. حضرت ام المومنین حضرت عائشہ کی متغنی رب نے طے فرمائی۔
 75. ان الملك الذي جاء الى النبي ﷺ بصور تھا۔
 29. سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔
 76. اختلف العلماء في الاكفاء منهم
 30. میلاد شریف کی دلیل اول۔ ابولہب والا قصہ۔
 95. ان الكافره يخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔
 31. حدیث اقب اور وما احمد الا الله کا معنی۔
 109. وما احمد الا الله والا ضافة الهوى الى النبي ﷺ
 32. محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔
 110. ان النبي ﷺ تزوج ميمونة وهو محرم۔

33. عورت کو قبل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
119. فی بیان جواز النظر الى امرأة قبل ان يتزوجها۔
3. ضرب الدف فی النکاح جائز ہے۔
- 136.135. ان ضرب الدف یشرع فی النکاح عندا لعقد۔
35. حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
137. قد اختلف العلماء فی اکثر الصداق واقله۔
36. حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
137. ان عمر الصديق ام کلثوم ابنة علی بن ابی طالب اربعین الفا۔
3. بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور اسکے خلاف روایات کے جوابات۔
139. اجمع علماء المسلمین علی انه لا يجوز لاحد۔
3. صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
143. ان الصحابة كانوا يتخلقون ولا يرون به باسا
3. ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
144. ان الولیمة فی العرس سنة مشروعية۔
4. شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
149. اتفق العلماء علی جواز النهوف و لیمة النکاح کضرب الدف۔
4. اتوب الی اللہ والی رسولہ کہنا جائز ہے
163. يا رسول الله! اتوب الی الله والی رسولہ ماذا اذینت۔

42. حضور ﷺ نور ہیں۔
167. لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله المدينة اخضاء نهجا كاشفا۔
43. شاہد کا معنی حاضر ہے۔
184. لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنه۔
44. يا امية محمد ﷺ۔
206. يا امية محمد ما احد اغير من الله ان يرى عبده۔
45. الفاطمة بضعة مني كاشان نزول۔
- 212,211. فانما هي بضعة مني بيني ما ارا بها۔
46. حضور ﷺ کے خصائص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
230. ان يزوج من نفسه بلا اذن المرأة ووليها۔
47. صحابہ کرام کے اجتماع سے نفث منسوخ ہو جاتی ہے۔
233. كيف يكون النسخ بعد النبي ﷺ۔
48. مسئلہ حلالہ کی تحقیق
236. ويحصل به التحليل للزوج الاول۔
49. صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
237. فاخترنا الله ورسوله فلم بعد ذلك علينا شيئا۔
50. تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین
233. الطلاق ثلاث دفعة واحدة

اہل سنت وجماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (وہابیوں) کی پراسرار واردات

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله صدیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح بیس رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ ناجائز ہے۔

اہل سنت وجماعت کون؟

جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوگی امر سدھولا ہور

Ph#0300-4409470, 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امر سدھو فیروز پور روڈ لاہور

51. لعن المحلل والمحلل لہ کا جواب۔

236 لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل لہ۔

52. ازواج مطہرات کا حیلہ کیونکر جائز ہے۔

244 کیف جاز علی ازواج رسول اللہ ﷺ الاحتیال۔

53. حضور ﷺ مختار کل ہیں۔

269 استغفوا تو اجر و اوقفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔

54. اسقاط کا مسئلہ حق ہے۔

269 ہو لہا صدقہ ولنا ہدیۃ۔

55. عیسائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔

270 ان اللہ حرم المشرکات علی المومنین۔

56. مفقود الخیر کا حکم کیا ہے۔

279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔

57. حدیث عسینہ

40, 37, 235

58. طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔

256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔

ڈاکٹر محمود احمد ساقی کی تصانیف

1. حاضر و ناظر رسول ﷺ ☆
2. اقبال کے مذہبی عقائد ☆
3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندھیرے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام عینی، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی مناظرے ☆
9. ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ تہ تھا ☆ (حدیث عدم غل کی نادر ترین تحقیق)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نور یہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوگی امر سدھولاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امر سدھو فیروز پور روڈ لاہور